ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

نگران اعلیٰ مفتی محمود

حکومت میں ہماری شمولیت کا مقصد اسلامی نظام کا نفاذ، آزادانہ
الیکشن کا انعقاد اور عوام کی مشکلات کا حل ہے
(وفاقی وزیر تعلیم کے دورہ لاہور ڈویژن کی مکمل رپورٹ)

مکران ڈویژن میں ذکریوں کی نقاب کشائی

معیشت اور کسب اسلامی کا اسلامی تصور (مقالہ خصوصی)

اصغر خان اور معاہدہ سنٹو

۶ تا ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء

قیمت — ایک روپیہ — شمارہ ۴۰

حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں

آپ سے ہم کو عقیدت ہے بہت / قلب میں آپ کی عزت ہے بہت

اللہ اللہ مسلسل یہ جہاد / آپ کے عزم کی عظمت ہے بہت

آپ لاریب ہیں عالی کردار / حق کی بخشیدہ بصیرت ہے بہت

میں جو کچھ عرض کروں، کیجے معاف / بولنے کی مجھے عادت ہے بہت

نگراں اپنے وزیروں کے رہیں / گرچہ اس کام میں محنت ہے بہت

خدمت و سادگی ہو ان کا شعار / ذمے مخدوم کے خدمت ہے بہت

ربط اور ضبط سے ہر کام کریں / اس سلیقے کی ضرورت ہے بہت

ہاتھ ہو نبض پہ ہر شعبے کی / سب دفاتر میں خیانت ہے بہت

کو سنتا نہیں مظلوم کی بات / اہل منصب میں رعونت ہے بہت

ملک میں چاہیئے تعلیم ہو عام / علم کم کم ہے جہالت ہے بہت

توڑ ڈالی ہے گرانی نے کمر / زندگی کرنا مصیبت ہے بہت

غنڈہ گردی کا یہ عالم، توبہ / ہر طرف شورِ قیامت ہے بہت

سُود ہے، نشہ ہے فحاشی ہے / جس طرف دیکھیں یہ لعنت ہے بہت

ریڈیو ، ٹیلی ویژن ، لٹریچر / وجہ سے ان کی خباثت ہے بہت

دندناتے ہیں یہ الحاد پرست / ان کے انداز میں شدّت ہے بہت

بچ جائے یہی خواہش ہے / مفتی صاحب یہی دولت ہے بہت

ضبط، اخلاص، محبّت، خدمت / یوں جو ہو جائے غنیمت ہے بہت

مدعا سُن لیا گیلانی کا
یہ تھا اظہار پریشانی کا

سیّد امین گیلانی



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۴۰

جمعۃ المبارک ۹ رجب المرجب ۱۳۹۸ھ

سرپرست

مولانا عبید اللہ انور

مدیر

اکرام القادری

مدیر معاون

عمیر الہاشمی

بدل اشتراک

سالانہ ۴۵ — روپے

ششماہی ۲۳ — روپے

سہ ماہی — ۱۱/۵۰ روپے

فی پرچہ ایک روپیہ



مجوزہ معائنہ ٹیم



فیصل ہال سرگودھا میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے کہا ہے کہ انتظامی کارکردگی کو بہتر بنانے اور بدعنوانیوں کے خاتمے کے لئے وفاقی معائنہ ٹیم آئندہ دس روز تک کام کرنا شروع کر دے گی۔ صدر نے کہا کہ انہوں نے اس دس رکنی ٹیم کو مکمل اختیار دیا ہے کہ وہ ایسے ملازمین جو سنگین بے قاعدگیوں اور بدعنوانیوں میں ملوث پائے جائیں ان کے خلاف موقع پر ہی کارروائی کی جائے۔ یہ ٹیم جہاں مختلف محکموں کی کارکردگی کو بہتر بنائے گی وہاں حکومت کو لوگوں کے مسائل سے آگاہ کرنے میں بھی مدد دے گی۔ ٹیم کے ارکان مسلح افواج اور سویلین حکام پر مشتمل ہوں گے۔ صدر نے کہا کہ میں نے ایسے ارکان کا انتخاب کیا ہے جو اپنی دیانتداری اور بلندیٔ کردار کے لئے مشہور ہیں۔ یہ ٹیم ریلوے۔ واپڈا۔ ایجوکیشن اور ٹرانسپورٹ اور گھی ملوں جیسے تمام وفاقی محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لے گی۔

جناب صدر پاکستان نے مجوزہ دس رکنی معائنہ ٹیم کے ارکان سے متعلق جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور ٹیم کے ارکان کی دیانتداری اور بلندیٔ کردار کا جس شد ومد سے تذکرہ کیا ہے خدا کرے ایسا ہی ہو اور یہ معائنہ ٹیم صدر کے معیار پر سو فی صد پوری اترے مگر اس کے ساتھ ہی یہ عرض کئے بغیر بھی نہیں رہا جا سکتا کہ اس ٹیم کی کارکردگی، دیانتداری اور بلندیٔ کردار کی نگرانی صدر صاحب کو بذاتِ خود کرنی چاہیئے۔

ماضی میں بارہا ایسا ہوا ہے کہ کسی ادارے شخصیت اور ٹیم سے متعلق بہت زیادہ خوش فہمی قائم کر لی گئی مگر گوہر مقصود حاصل نہ ہو سکا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ بعد میں مصروفیت یا خود اعتمادی کی وجہ سے مسلسل نگرانی کا موقع بہم نہ پہنچ سکا۔

جہاں تک وفاقی محکموں اور دیگر اداروں میں بے قاعدگیوں اور بدعنوانیوں کا تعلق ہے تو وہ کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے۔ ملک کا تقریباً ہر شخص ان بے قاعدگیوں اور بدعنوانیوں سے تنگ آ چکا ہے بلکہ ان بدعنوانیوں کی چکی میں پس رہا ہے اور دن گذرنے کے ساتھ ساتھ پستا ہی چلا جا رہا ہے۔ ان بدعنوانیوں کا مداوا ہونا چاہیئے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اگر تجربہ کے طور پر ایک ٹیم مقرر کی گئی ہے تو درست ہے ورنہ اس قسم کی بہت سی ٹیموں کی ہر سطح پر ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

بظاہر جناب صدر کے مجوزہ ٹیم کے فیصلے کو مستحسن ہی قرار دیا جانا چاہیئے اور ٹیم کے ارکان کو بھی صدر صاحب کے حسن ظن اور توصیفی خیالات کا پاس کرتے ہوئے اپنی کارکردگی میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنا چاہیئے، اور اس اعتماد پر پورا اترنا چاہیئے جو ان پر ملک کی سب سے زیادہ ذمہ دار شخصیت نے کیا ہے۔

معائنہ ٹیم کے اختیارات کے سلسلے میں بھی صدر صاحب نے بڑی فیاضی اور فراخدلی سے کام لیا ہے۔ اب آگے معائنہ ٹیم کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان اختیارات کو کن مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے اور کہاں تک نیک نامی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

اکرام القادری
۳۱-۹-۷۸

1978

محمد زاہد بلند شہری

اصغر خان اور معاہدہ سنٹو

تحریک استقلال کے سربراہ اصغر خان گذشتہ چند مہینوں سے قدرے بوکھلاہٹ اور غیر شعوری انداز میں بیانات داغ رہے ہیں۔

ان کی بوکھلاہٹ کی کچھ نہ کچھ وجہ تو ضرور ہے جس کا حقیقی علم تو صرف خان صاحب کو ہوگا۔ بہرحال بیانات سے ان کی بوکھلاہٹ صاف ظاہر ہوتی ہے۔ غیر شعوری انداز میں بیانات دینا تو ان کی فطرت میں شامل ہو چکا ہے، اور اگر خود خانصاحب بھی چاہیں اس "غیر شعوریت" سے دست برداری اختیار کر لیں تو خدشہ ہے کہ کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ کیونکہ جو چیز فطرت میں شامل ہو جائے اس کا ترک کرنا قدرے نہیں بالکل خاصا مشکل ہوتا ہے کبھی بہت مشکل بھی ہوتا ہے اور کبھی کبھی ناممکن ہو جاتا ہے۔

کوئٹہ میں دیئے گئے بیان میں قومیتوں سے متعلق ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ "یہ لوگوں کے احساس محرومی کا نتیجہ ہے کہ آج لوگ صوبائی خود مختاری کا ذکر کر رہے ہیں" جس طرح بعض پارٹیاں اگلے انتخابات میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ استعمال کرنا چاہتی ہیں اسی طرح کچھ پارٹیاں صوبائی خود مختاری کے نعرے کو بطور سلوگن استعمال کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

حالانکہ خود تحریک استقلال کے سینئر رکن جناب اکبر بگٹی بھی صوبائی خود مختاری اور قومیتوں کے حق میں بیانات دیتے رہے ہیں اور اب شاید کسی پوشیدہ مصلحت کے تحت خاموش ہیں۔ یہ خاموشی ہمارے خیال میں انتخابات کے انعقاد سے قبل تک ہوگی۔ انتخابات کی تاریخ کا باقاعدہ اعلان ہوتے ہی اکبر بگٹی پرانے حربے یعنی قومیتوں کے پروپگنڈے کے ذریعے بلوچستان میں اپنی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کریں گے۔ شاید انہیں معلوم نہیں کہ اب قوم ایسے نعروں اور بے جا فضول نظریات سے نفرت کرنے لگی ہے کیونکہ ان کے نزدیک اسلام ہی تمام مشکلات کا حل ہے۔

اصغر خان کہتے ہیں کہ "جمہوریت کے لئے تحریک چلانے کی ضرورت پڑی تو ہم سب سے آگے ہوں گے۔" خان صاحب سے عرض کیا کہ جناب پہلے اپنی پارٹی میں تو جمہوریت قائم کیجیے۔ بعد میں ملک میں بھی بصد شوق جمہوریت کی تحریک چلایئے۔ نہ صرف پارٹی میں جمہوریت قائم کیجیے بلکہ پارٹی میں سے جمہوریت دشمن عناصر کو بھی نکال باہر کیجیے۔

ان جمہوریت دشمن عناصر میں اکبر بگٹی پیش پیش ہیں جس کا واضح ثبوت ان کا دور بھٹو میں گورنری کے منصب پر فائز ہونا ہے جو بلوچستان میں ووٹ کے ذریعے قائم جمہوریت کو ختم کر کے دیا گیا تھا اور انہوں نے اس موقع پر لندن پلان کی ذمہ داری کی قبولیت کا شرف بھی حاصل کیا تھا۔

خان صاحب نے اپنے بیان میں مزید کہا ہے کہ "میری پیپلز پارٹی یا مسٹر بھٹو سے ذاتی دشمنی نہیں ہے" اور تحریک استقلال اور پیپلز پارٹی میں اتحاد کے بارے میں سوچا نہیں ہے۔ پارٹیوں کے اتحاد الیکشن کے موقع پر ہوتے ہیں۔"

مسٹر اصغر خان کے مذکورہ بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پیپلز پارٹی سے اتحاد تو کرنا چاہتے ہیں مگر ابھی نہیں اس لئے کہ اتحاد انتخابات کے وقت ہوتا ہے، ابھی انتخابات نہیں ہو رہے ہیں۔

اصغر خان نے تحریک نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوران ہونے والے جلسوں میں عوام سے متعدد مرتبہ مسٹر بھٹو اور ان کے دیگر ساتھیوں کو سزا اور پھانسی تک دینے کا وعدہ کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے انہیں اس وقت اس سے دشمنی تھی وہ بھی قوم کی خاطر تھی۔ ہمارے خیال میں اصغر خان جیسے ریٹائرڈ فوجی کو اپنے قول و فعل اور اصولوں کا پابند ہونا چاہیئے۔ یہ نہیں تو کم از کم عوام کے خادم اور جمہوریت کے دعویدار ہونے کی حیثیت سے ایسے قول و فعل سے احتراز کرنا چاہیئے۔ اگر خانصاحب واقعی قوم کے خادم ہیں تو پچھلے برس کی طرح اب بھی پیپلز پارٹی اور مسٹر بھٹو سے محض اس لئے دشمنی روا رکھیں کہ اس میں قوم کا مفاد ہے۔ اور اگر وہ یہ نہیں کرتے تو صاف ظاہر ہے کہ اصغر خان کا میدان سیاست میں زبردستی کرنا محض کرسئ اقتدار کو نہ صرف چومنا ہے بلکہ چوم کر ڈکٹیٹر شپ کے ذریعے اسے اپنے لئے ابدی بنانا ہے۔

"انہوں نے اپنے اس ہی بیان میں سنٹو کو غیر موثر ادارہ قرار دیا اور کہا کہ یہ معاہدہ تحفظ کی کوئی ضمانت مہیا نہیں کرتا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اس سے علیحدگی کے بارے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے کیونکہ اس معاہدے سے ہمارے دوست ممالک ایران اور ترکی کا تحفظ بھی وابستہ ہے۔ ہمیں ایران اور ترکی سے مشورے کے بعد ہی کوئی بات کہنی چاہیئے۔"

اصغر خان اپنے بیان کے ابتدائی حصے میں سنٹو کے خلاف نظر آ رہے ہیں کیونکہ بقول ان کے معاہدہ تحفظ کی کوئی ضمانت مہیا نہیں کرتا مگر بیان کے آخری حصے میں فرماتے ہیں کہ اس معاہدے سے

رپورٹنگ : الطاف حسین
بی۔ اے۔ ایل ایل بی



حکومت میں ہماری شمولیت کا مقصد اسلامی نظام کا نفاذ آزادانہ الیکشن کا انعقاد اور عوام کی مشکلات کا حل ہے۔

لاہور کارپوریشن ایک ماہ میں شہر سے فحش تصاویر ہٹا کر صفائی بجلی سڑکوں کی حالت بہتر بنائے۔

گذشتہ دنوں الحاج محمد زمان خان اچکزئی لاہور ڈویژن کے دورے پر تشریف لائے۔ تین روزہ دورہ میں وہ مختلف مقامات پر تشریف لے گئے۔ اس دوران انہوں نے عوام اور افسران سے متعدد تقاریب میں خطاب فرمایا۔ راقم الحروف تمام دورے میں موصوف کے ساتھ رہا تاکہ ترجمانِ اسلام میں خان صاحب کے تفصیلی دورہ کی مکمل رپورٹ پیش کی جا سکے۔ (الطاف حسین)

لاہور ائیرپورٹ پر استقبال:

۲۴ ستمبر کی دوپہر سے ہی جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن لاہور ائیرپورٹ پر جانے کے لئے تیاریوں میں معروف تھے کیونکہ آج مرکزی وزیر بلدیات و دیہی ترقی الحاج محمد زمان خان اچکزئی قلمدانِ وزارت سنبھالنے کے بعد پہلی مرتبہ لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ ہم بھی چار بجے ائیرپورٹ پہنچے تو پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں کی بھاری تعداد ہوائی اڈہ پر موجود تھی جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات جناب مولانا زاہد الراشدی۔ سید مقبول حسین شاہ ایڈووکیٹ، ضلع قصور کے امیر مولانا محمد شریف اور جمعیۃ لاہور کے سیکرٹری جناب حافظ محمد یوسف ایڈووکیٹ اور ہفت روزہ ترجمان اسلام کے ایڈیٹر اکرام القادری چشم براہ ہیں۔

وزارت سے پہلے بھی وزیر موصوف کسی تعارف کے محتاج نہیں تھے۔ انہوں نے پاکستان قومی اتحاد بلوچستان کے صدر کی حیثیت سے عوام کی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ آپ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ بلوچستان کے سیکرٹری جنرل ہیں اور اس جماعت کی طرف سے آپ کو جب سینیٹر بنایا گیا تو آپ نے اپنی فہم و فراست کا سکہ غیروں سے بھی منوایا۔

چار بج کر چند منٹ پر جب طیارہ لاہور ائیرپورٹ کی ہوائی حدود میں داخل ہوا تو کارکنوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ چند لمحوں کے بعد خانصاحب کا پُروقار و وجیہہ چہرہ جہاز کے دروازہ میں نظر آیا۔ سب سے پہلے آپ کا واسطہ اخبار نویسوں سے پڑا۔ صوبہ بلوچستان کی صورتحال اور ملکی حالاتِ حاضرہ پر صحافیوں کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ تقریباً ساڑھے چار بجے ہوائی اڈہ کے مین گیٹ سے باہر آئے تو جماعتی کارکنوں سے فرداً فرداً معانقہ کیا اور خیریت دریافت کی۔ خانصاحب کارکنوں سے یوں گھل مل گئے جیسے وہ وزارت سنبھالنے سے پہلے کیا کرتے تھے۔

پی۔ این۔ اے ہاؤس میں خطاب:

اب وزیر موصوف کا پہلا پروگرام پاکستان قومی اتحاد کے مرکزی دفتر میں حاضری تھا۔ جب آپ کار کی طرف بڑھے تو آپ نے ساتھیوں سے فرمایا کہ میں سرکاری کار میں نہیں جاؤں گا۔ یوں آپ غیر سرکاری گاڑی میں ڈیوس روڈ پر واقع پی۔ این۔ اے کے مرکزی دفتر پہنچے۔ اچکزئی صاحب نے دفتر میں موجود عہدیداروں، صحافیوں اور موقع پر موجود شہریوں سے گفتگو کے دوران فرمایا۔

"ہم نے حکومت میں شمولیت اختیار کر کے بہت بڑی ذمہ داری قبول کی ہے۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے اور کام بہت زیادہ۔ لیکن ہم اس قلیل عرصہ میں ملک کو انشاءاللہ صحیح راستہ پر ڈال دیں گے اور ملک میں ایسی فضا قائم کر دی جائے گی کہ ملک میں جلد از جلد نظام مصطفےٰ کا نفاذ اور آزادانہ انتخاب کا انعقاد عمل میں لایا جا سکے۔

وزیر موصوف نے زور دیکر کہا کہ **افسر شاہی کو اپنا رویّہ درست کرنا ہوگا**۔ ہم خرابیوں کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکیں گے۔ میں کہا کرتا ہوں گندے پانی کو ختم کرنے کے لئے اس کے منبع کو ختم کرنا چاہیئے کیونکہ جہاں سے گندا پانی نکل رہا ہے اگر اس کو ہی بند نہ کیا گیا تو پھر نکلے ہوئے گندے پانی کا کیا تدارک ہوگا۔

آپ نے موقع پر موجود شہریوں اور دیہاتیوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "میں خود دیہاتی ہوں۔ گذشتہ تیس سال سے سماجی و معاشرتی خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔ میں نے پیدل چل کر ان کے مسائل حل کئے ہیں اور آج بھی ہم اسی جذبہ سے آپ کے مسائل حل کریں گے۔ آپ لوگ بھی ہم سے تعاون کریں کیونکہ کوئی بھی مقصد اجتماعیت کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اسلام میں اس بات پر خاص زور دیا ہے۔ گھر میں نماز پڑھنے کی بجائے مسجد میں نماز ادا کرنے میں بھی یہی نقطہ پنہاں ہے۔ میں **ضلع حکام کو دو ماہ کی مہلت دیتا ہوں** کہ وہ اپنا لہجہ بدل کر عوام کی خدمت اخلاق سے سرانجام دیں۔ ہماری وزارت دیہی علاقوں میں تعلیم صحت۔ پینے کے پانی۔ سڑکیں اور دیگر سہولیات کے لئے ایک جامع منصوبہ بنا رہی ہے۔ ہم انشاءاللہ **کام زیادہ کریں گے اور بولیں گے کم** سابق حکومت کی طرح زبانی جمع خرچ پر ہم یقین نہیں رکھتے۔

اخبار نویسوں کے مختلف سوالات کے جواب میں فرمایا "کہ بلدیاتی انتخابات سابقہ فہرستوں پر نہیں کرائے جا سکتے۔ بلدیاتی انتخابات کی تاریخ کا تعین کابینہ اپنے اجلاس میں کرے گی۔

شیرانوالہ میں آمد:

سوا پانچ بجے وزیر بلدیات کاروں کے مختصر سے کارواں کے ساتھ شیرانوالہ کی طرف رواں دواں تھے۔ اب آپ کا پروگرام جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہٗ سے ملاقات تھی۔ شیرانوالہ گیٹ جمعیۃ کے کارکنوں نے آپ کو

خوش آمدید کہا

ساڑھے پانچ بجے مولانا عبیداللہ انور سے گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔ جناب اچکزئی نے مولانا سے فرمایا کہ ہماری کامیابی کے لئے دعا کریں تو مولانا نے برجستہ شعر پڑھا ؎

جان تم پر نثار کرتے ہیں
ہم نہیں جانتے دعا کیا ہے

مولانا سے ملکی صورت حال ضلع لاہور کے مسائل پر گفتگو ہوئی۔ نماز عصر اور مغرب یہیں پر ادا کی۔

تقریباً ساڑھے چھ بجے داتا دربار پر حاضری دی۔ دربار کے اندر لوگوں نے آپ کو پہچان لیا آپ نے ان سے ہاتھ ملایا اور تقریباً سات بجے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پہنچ گئے۔ دفتر کارکنوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ یہاں پر ساتھیوں کی ٹھنڈی بوتلوں سے مہمان نوازی کی گئی۔

آپ کا قیام سرکٹ ہاؤس (چنبہ ہاؤس) میں تھا۔ یہاں پر بھی کارکنوں کے داخلہ پر کسی قسم کی پابندی نہ تھی۔ آپ نے مختلف مقامات سے آئے ہوئے شہریوں کے مسائل و شکایات سنیں۔ اچکزئی صاحب وقت کے بہت پابند ہیں۔ رات کے کھانے کا پروگرام مولانا عبیداللہ انور کے ساتھ شیرانوالہ میں تھا ٹھیک نو بجے وقت پر وہاں پہنچ گئے۔ نماز عشاء بھی وہیں پر ادا کی۔

۲۵ ستمبر صبح کا ناشتہ جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے ایک فعال رہنما اور قالین کے تاجر جناب رحمٰن بخش صاحب کے ہاں تھا۔ میں صبح جب سرکٹ ہاؤس پہنچا تو خان صاحب بالکل تیار میرے انتظار میں تھے۔ اب ہم شاہ عالم مارکیٹ میں محترم رحمٰن بخش صاحب کی رہائش گاہ کی طرف جا رہے تھے۔ میں نے راستے میں وزیر بلدیات کو جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر، سڑکوں کی خستہ حالی کا معائنہ کرایا جس کا آپ نے بعد میں اسی روز سختی سے نوٹس لیا۔ ناشتہ میں مدعو لوگوں سے آپ نے کھل کر باتیں کیں۔ صاحب خانہ کے چھوٹے چھوٹے بچوں سے انتہائی شفقت سے گفتگو فرمائی۔ اب صبح کے آٹھ بج چکے تھے۔ اب آپ کا پروگرام صوبائی حکومت کے مختلف محکموں کے سیکریٹریوں سے خطاب تھا۔

چیف سیکریٹری پنجاب کی اقتداء میں تعلیم صحت۔ فنانس۔ زراعت کے سیکریٹریز موجود تھے۔ دیگر افسران کے علاوہ چیئرمین پلاننگ بورڈ ایم۔ ڈی واپڈا شریک میٹنگ تھے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی نے افسران سے خطاب میں ترقیاتی منصوبوں اور فلاحی کاموں پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس اجلاس میں آپ نے ان کو عوام کی مشکلات سے آگاہ کیا۔ یہ میٹنگ تقریباً تین گھنٹے جاری رہی۔

ٹاؤن ہال میں خطاب:

بارہ بجے دوپہر آپ کا لاہور کارپوریشن کے جناح ہال میں شہریان لاہور اور افسران بلدیہ سے خطاب تھا۔

جلسہ کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز جمعیۃ لاہور کے سیکریٹری اطلاعات میاں عبدالرحمٰن نے تلاوت قرآن مجید سے شروع کیا۔ سٹیج سیکریٹری کے فرائض ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کے ایڈیٹر جناب اکرام القادری صاحب سرانجام دے رہے تھے۔

آپ نے ہی اہل لاہور کی طرف سے وزیر موصوف کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں آپ نے وزیر موصوف کو ان کی ملک و ملت کے سلسلہ میں سرانجام دی گئی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعد ازاں سپاسنامہ میں اہل لاہور کے بلدیہ سے متعلق مسائل کا ذکر کیا گیا۔ خاص طور پر گندگی، سڑکوں کی خستہ حالی۔ بجلی کا ناقص انتظام اور بلدیہ کے افسران کی سرد مہری کا ذکر کیا گیا۔ اس کے بعد اچکزئی صاحب کو دعوت سخن دی گئی۔

محمد زمان خان اچکزئی نے خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ "قابل احترام علماء کرام! بزرگو! دوستو! مجھے اس بات کی نہایت خوشی ہوئی ہے کہ میں زندہ دلان لاہور سے مخاطب ہوں۔ میں نے آپ کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ غور سے سنا۔ مجھے آپ کے مسائل کا بخوبی علم ہے۔ میں کل سے لاہور میں آیا ہوں۔ میں بغیر پروگرام بتائے خاموشی سے اندرون لاہور گھوما ہوں۔ میں چھوٹی چھوٹی گلیوں، سڑکوں پر پیدل بھی چلا ہوں میں ان کے معائنہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ اندرون شہر کی حالت واقعی دگرگوں ہے میں انشاء اللہ اس سلسلہ میں فوری احکامات دے رہا ہوں۔

میں سب سے پہلے اپنے اور اپنے رفقاء کی حکومت میں شمولیت کے سلسلہ میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہم تو جمہوریت کے دعویدار تھے پھر غیر جمہوری حکومت میں شریک کیوں ہوئے۔

میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آج حکومت میں شامل ہونا آسان کام نہیں ہے، نہ ہی آج حکومت پھولوں کی سیج ہے بلکہ جان جوکھوں کا کام ہے۔ ہم نے محض ملکی سالمیت، نظام مصطفےٰ کے نفاذ اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے یہ قدم اٹھایا ہے۔ ہم نے حکومت میں شریک ہو کر اپنی جماعتوں اور اپنی سیاسی زندگیوں کو داؤ پر لگا دیا ہے۔

ہم نے گذشتہ ایک سال کے دوران یہ محسوس کیا کہ فوجی حکمرانوں کو افسر شاہی نے اپنے مخصوص ہتھکنڈے سے عوام سے مزید دور کر دیا۔ مشکلات و مسائل پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئے۔ ہم نے سوچا کہ اگر موجودہ حکومت بھی کسی سازش کا شکار ہو کر ناکام ہو گئی تو پھر اس ملک کا کیا بنے گا۔ ہم نے ملکی سالمیت کے تحفظ کے لئے اور اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے ایسا قدم اٹھایا ہے۔

علاوہ ازیں ہمارا مقصد عوام اور حکومت کا رابطہ بحال کر کے اور ملک میں آزادانہ انتخابات کے لئے سازگار ماحول پیدا کرنا ہے۔ ہم اپنے اعمال و افعال کے لئے جہاں خدا کے سامنے اپنے آپ کو جوابدہ محسوس کرتے ہیں وہاں اپنی کارکردگی کے سلسلہ میں عوام کے سامنے فوری جوابدہ ہیں۔ عوام ہمارا احتساب کریں۔ میں ہر وقت اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کرتا ہوں۔ غریب سے غریب آدمی بھی مجھے میرے غلط رویہ پر سرزنش کر سکتا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ آج پاکستان مسلستان بنا ہوا ہے لیکن ہمارا سب سے اولین مقصد نظام مصطفےٰ کا نفاذ ہے کیونکہ گذشتہ ۳۱ سال سے ہم نے اپنا یہ وعدہ پورا نہیں کیا۔ اس وعدہ خلافی کی سزا میں ہم آدھا پاکستان اپنے ہاتھ سے کھو چکے ہیں اگر اب بھی یہ وعدہ پورا نہ کیا گیا تو پھر ہمیں تباہی سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ آج کی اس غنڈہ گردی، رشوت، لوٹ کھسوٹ۔ فحاشی کے مکمل خاتمہ کے لئے نظام محمدؐ عربی رائج کرنا پڑے گا۔ اس سلسلہ میں ہم سب کو اپنے آپ کو اسلامی خطوط پر ڈھالنا ہوگا۔ اس طرح تمام ملک میں انقلاب برپا ہو سکتا ہے اور ہم اپنے

کردار سے انشاء اللہ یہ ثابت کردیں گے۔ ہم بقول اقبال گفتار کے غازی نہیں بلکہ کردار کے غازی بن کر دکھائیں گے۔

وزیر موصوف کی تقریر کے بعد لاہور کے چند شہریوں نے اپنے مسائل پیش کئے۔ بعد ازاں سپاسنامہ اور شہریوں کی شکایات کی روشنی میں چند احکامات صادر فرمائے۔

ایک ماہ کے اندر:

بلدیہ کی حدود سے تمام فحش تصاویر ہٹادی جائیں۔ روشنی، صفائی، گندے پانی کے جوہڑ سے متعلق شکایات کا بھی ازالہ کیا جائے۔ صفائی کے عملہ کو بغیر کام کے تنخواہ کا سلسلہ بند کیا جائے۔

سینیٹری کا عملہ غریب کھوکھے والوں سے رشوت کا سلسلہ بند کرے۔

بلدیہ کے افسران عوام کی شکایات اخلاق اور خوش دلی سے سنیں۔

خستہ حال سڑکوں کو درست کیا جائے۔

بلدیہ کے افسران یہ نہ سمجھیں کہ ہم صوبہ کے ماتحت ہیں۔ مرکز صوبہ کا ایک حصہ ہے۔ اگر ایک ماہ میں یہ تبدیلی نہ ہوئی تو متعلقہ حکام سے سخت نوٹس لیا جائے گا۔ میں ایک ماہ کے بعد پھر آؤنگا اور اس تبدیلی کا معائنہ کیا جائیگا۔

آخر میں ایڈمنسٹریٹر لاہور کارپوریشن جناب اختر سعید نے سپاسنامہ میں اٹھائے گئے اعتراضات اور شہریوں کے الزامات کا جواب دیا اور وزیر موصوف کو ایک ماہ کے اندر احکامات کے مطابق تبدیلی کا یقین دلایا۔

اس کے بعد اچکزئی صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ راجگڑھ تشریف لے گئے جہاں جمعیۃ علماء اسلام کے مستعد کارکن ضلع لاہور جمعیۃ کے سابق سیکرٹری جنرل عبدالرشید صاحب نے دوپہر کی دعوت کا پرتکلف انتظام کیا تھا۔ تقریباً دو بجے حافظ عبدالرشید کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ دعوت میں دیگر معززین شہر نے بھی شرکت فرمائی اور وزیر موصوف نے ان سے کھل کر بات چیت کی۔ یہیں پر نماز ظہر ادا کر کے ہم سب لوگ خان صاحب کے ساتھ سرکٹ ہاؤس پہنچے۔ اب تقریباً چار بج چکے تھے۔ اب جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شمولیت تھی۔ سرکٹ ہاؤس سے کار روانہ ہوئی تو اچکزئی صاحب نے جمعیۃ کے پرانے بزرگ رہنما جناب مولانا محمد ابراہیم خطیب مرکزی جامع مسجد انارکلی کی عیادت کی خواہش ظاہر کی۔ مال روڈ سے ہوتے ہوئے نئی انارکلی میں داخل ہوئے۔ مولانا ابراہیم اپنی مسجد کے باہر اپنی چھوٹی سی دکان پر بیٹھے تھے۔ حاجی زمان خان اچکزئی کو دیکھ کر وقتی طور پر وہ اپنی تکلیف بھول گئے اور بڑھ کر خوش آمدید کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے خان صاحب تیزی سے ان تک پہنچ چکے تھے۔ معانقہ ہوا۔ مولانا کی خیریت دریافت کی اور پھر تقریباً ساڑھے چار بجے شیرانوالہ پہنچے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کی بھاری تعداد چشم براہ تھی۔ نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا اس لئے پہلے آپ نے تمام ساتھیوں کے ساتھ شیرانوالہ مسجد میں باجماعت نماز ادا فرمائی۔ آج قریب کے اضلاع سے بھی جمعیۃ کے کافی کارکن اس تقریب میں پہنچ چکے تھے۔

شیرانوالہ گیٹ میں استقبالیہ:

اب شام کے پانچ بج چکے تھے۔ تمام کارکن اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھے تھے۔ مہمان خصوصی مرکزی وزیر بلدیات جناب اچکزئی اپنی کرسی سنبھال چکے ہیں ان کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا محمد اجمل صاحب اور حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ بھی تشریف فرما ہیں۔ تقریب کی باقاعدہ کاروائی شروع ہوئی۔ اس تقریب میں سٹیج سیکرٹری جواں سال طالب علم رہنما جناب ندیم اقبال اعوان تھے۔ تلاوت قرآن پاک قاری عبدالحمید صاحب نے فرمائی۔ مہمان خصوصی سے پہلے خطیب پاکستان مولانا محمد اجمل صاحب نے مختصر خطاب فرمایا "کہ آج ملک جن حالات سے گذر رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں پاکستان ہر طرف سے مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ لیکن اس کا حل کیا ہے۔ اس کا حل قرآن مجید میں واضح طور پر آیا ہے۔ آج ہر طرف فحاشی، عریانی، رشوت غنڈہ گردی عام ہے تو میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ ان تمام برائیوں کی وجہ نظام شریعت کی عدم موجودگی ہے۔ اگر اس ملک میں نظام مصطفوی رائج کر دیا جائے تو تمام برائیاں ختم ہو جائیں گی نا صرف یہ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ارضی و سماوی برکات کا بھی دَور ہوگا۔ میں سعودی عرب کی مثال دیتا ہوں میں یہ نہیں کہتا کہ وہاں مکمل اسلامی نظام ہے لیکن جتنا کچھ بھی ہے اس کی برکت سے وہاں معاشی خوشحالی ہے۔ لوگ مختلف قباحتوں سے بچے ہوئے ہیں لیکن ہمارے ملک میں تو زنا بالرضا کی سرے سے سزا نہیں تو پھر کیوں نہ ہم پر مصائب کی بھرمار ہو۔ جالیہ تحریک نظام مصطفےٰ کے لئے علماء، وکلاء، طلباء کسان، مزدور اور ہر شہری نے اپنی بساط کے مطابق قربانی دی۔ یہ کسی لیڈر یا بلیڈر کے لئے نہ تھی۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ تحریک میں کئے گئے جذبہ کی طرح اب بھی کام کریں۔ جائز مشکلات و شکایات اپنے وزراء تک پہنچائیں۔

آپ نے فرمایا کہ وزارت تو ایک بوجھ ہے کیونکہ یہ لفظ **وزر** یعنی بوجھ سے نکلا ہے۔ ان حضرات کو پہلے **صرف نان کی فکر** تھی لیکن اب جان کی فکر ہے لیکن آپ مایوس نہ ہوں۔ کام جاری رکھیں۔

اس کے بعد جناب اکرام القادری ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام نے جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا اور وزیر موصوف کی تقریب میں تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور ان کی سابقہ خدمات خاص طور پر صوبہ بلوچستان کے عوام کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور ان کی کامیابی کے لئے دعا مانگی۔

ساڑھے پانچ بجے وزیر بلدیات زمان خان اچکزئی کو دعوت سخن دی گئی۔ خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا

"قابلِ احترام علماء عزیز دوستو، معزز کارکنان! میں آپ کی جماعت کا ایک عام کارکن ہوں اور آپ نے مجھے اس خدمت کا موقع دیا میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان اللہ کے قانون کے لئے بنا تھا لیکن آج تک اس ملک میں یہ نافذ نہ ہو سکا۔ اس وعدہ خلافی کی پاداش میں ہم اپنے ملک کا ایک حصہ گنوا چکے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اس کے لئے عوام نے بے پناہ قربانیاں دیں لیکن ہمارے لیڈروں نے اس مقصد کو جس کے لئے سب لوگوں نے قربانی دی تھی پس پشت ڈال دیا لیکن اگر اب بھی اس وعدہ کو پورا نہ کیا گیا تو خدانخواستہ یہ ملک کبھی نہیں بچے گا آج ہم اسی مقصد کے حصول کے لئے حکومت میں داخل ہوئے ہیں۔ ہم لوگ کرسیوں کے بھوکے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے چھ ماہ تک طویل مذاکرات کئے تاکہ

بااختیار حکومت بنا سکیں۔ ہماری یہ شرائط مان لی گئیں تو پھر ہم حکومت میں شامل ہوگئے۔ میں نے اپنی سابقہ تقریروں میں بھی حکومت میں شمولیت کے سلسلہ میں قومی اتحاد کا مقصد واضح کیا تھا۔ سب سے پہلا اور بنیادی مقصد اس ملک میں اسلامی نظام کا عملی نفاذ ہے۔ قومی حکومت کا عوام سے رابطہ بالکل کٹ کر رہ گیا تھا۔ افسر شاہی نئی حکومت کو ناکام بنانے پر تلی ہوئی تھی۔ اگر یہ حکومت بھی ناکام ہو جاتی تو پھر اس ملک کا بھی خدا حافظ تھا۔ ہم ملکی سالمیت کے تحفظ کے لئے اس ناگفتہ بہ حالت میں حکومت میں شامل ہوئے ہیں۔

آج حکومت کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ ہم پر اتنا بوجھ ہے کہ ہماری نیندیں حرام ہو کر رہ گئیں۔ پہلے تو ہم اپنے اعمال کے لئے خدا کے سامنے جوابدہ تھے، لیکن آج ہم عوام کے سامنے بھی جوابدہ ہیں۔ پہلے ہم صرف اپنے اعمال کے ذمہ دار تھے لیکن آج ہم کروڑوں لوگوں کے حقوق کیلئے جوابدہ ہیں۔ ہر غریب سے غریب شخص مجھے پکڑ کر یہ پوچھ سکتا ہے کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ دولت، شہرت، عزت کی کرسی نہیں بلکہ یہ ذمہ داری' محنت کی کرسی ہے۔

ہمارے ملک میں شمولیت کے سلسلہ میں ایک اور اہم مقصد ملک میں آزادانہ انتخاب کرانا ہے۔ یہ بھی آپ لوگوں کے تعاون ہی سے ممکن ہے۔ اس سلسلہ میں علماء کرام کو تعاون کرنا چاہیئے۔ علماء نے جنگ آزادی میں بھرپور کردار سرانجام دیا۔ اگر علماء بانی پاکستان کا ساتھ نہ دیتے تو اس مقصد کا حصول بھی مشکل تھا لیکن میں یہ بات افسوس سے کہتا ہوں کہ آج تک اس ملک میں علماء کو جائز مقام نہیں دیا گیا۔

آج عوام دشمن عناصر اس کوشش میں ہیں کہ موجودہ حکومت کو ناکام بنا دیا جائے۔ آپ جائز شکایات کے سلسلہ میں افسران کے پاس جائیں اگر آپ کی شنوائی نہیں ہوتی تو آپ ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کے مسائل حل کریں گے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ آپ دشمنوں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کریں کیونکہ ہماری مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔ ہمیں دفتری کام بھی کرنا پڑتا ہے۔ آپ خوش نہ ہوں کہ ہمارے اتنے وزیر آگئے۔ ہماری حکومت آگئی۔ ایسا نہیں آپ کو آج پہلے سے بھی زیادہ کام کی ضرورت ہے۔ ہم تمام مسائل تنہا حل نہیں کر سکتے اس لئے آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے وقت بہت کم ہے۔ کام بہت زیادہ ہیں لیکن پھر بھی ہم اس قلیل عرصہ میں عوام کی خوشحالی کے لئے مقدور بھر کوشش کریں گے۔

نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ آخر میں اچکزئی صاحب نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور شیرانوالہ مسجد میں تمام کارکنوں کے ساتھ نماز مغرب ادا کی۔

نماز مغرب کے بعد محمد زمان خان اچکزئی چند رفقاء کے ہمراہ مولانا مودودی سے ان کی رہائش پر ملاقات کے لئے گئے۔ یہاں پہنچے تو میاں طفیل محمد امیر جمعیۃ قاضی حسین احمد صوبہ سرحد جماعت اسلامی بھی موجود تھے۔ خان صاحب نے مودودی صاحب سے ملکی صورتحال اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ آزادانہ انتخاب کے سلسلہ میں گفتگو فرمائی۔ تقریباً آدھ گھنٹے تک مولانا کے ساتھ رہے۔ اب ہم وزیر موصوف کے ساتھ سرکٹ ہاؤس واپس لوٹے آج کارکنوں کی کثیر تعداد وزیر موصوف کی رہائش گاہ پر جمع تھی۔ خانصاحب نے تمام کارکنوں سے فرداً فرداً مصافحہ کیا اور ان کی خیریت دریافت کی۔

جس طرح مولانا مفتی محمود کے الحاج محمد زمان خان اچکزئی کے بحیثیت مرکزی وزیر کے انتخاب کی داد دینی پڑتی ہے اسی طرح اچکزئی صاحب کی اپنے پرائیویٹ سیکریٹری کی سلیکشن پر داد دینی پڑے گی۔ پرائیویٹ سیکرٹری جناب محمد اختر خان اٹھارویں گریڈ تک کے افسر رہ چکے ہیں۔ وہ مختلف محکموں کا تجربہ رکھتے ہیں۔ انتہائی ملنسار، خوش اخلاق، محنتی اور ذہین انسان ہیں۔ جمعیۃ کے اور دیگر وزیر موصوف کے پاس آئے ہوئے ہر سائل سے انتہائی خوشدلی سے ملتے ہیں۔ اردو، انگریزی، پشتو و پنجابی پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔

خان صاحب مختلف لوگوں کے مسائل و مشکلات بڑی توجہ سے سن رہے تھے اور اسی مصروفیت میں وہ ایک پروگرام سے بھی لیٹ ہو گئے۔ آج رات کا کھانا جمعیۃ علماء اسلام ضلع کے سیکرٹری اور لاہور ہائی کورٹ کے جانے پہچانے ایڈوکیٹ حافظ محمد یوسف کے ہاں تھا۔ حافظ صاحب نے نہایت قرینے اور سلیقے سے دعوت کا انتظام کیا تھا۔ انہوں نے وزیر موصوف سے ملوانے کیلئے بہت سے وکلاء کو بھی مدعو کیا تھا۔ تقریباً دس بجے سرکٹ ہاؤس میں واپسی ہو سکی۔ لیکن کام سے آنے والے لوگوں کی اب بھی کافی تعداد وہاں پر جمع تھی۔ تقریباً گیارہ بجے تک لوگوں کی درخواستوں پر احکامات صادر فرمائے۔ اور اسی دوران ملک کے نامور صحافی الطاف حسن قریشی انٹرویو کے لئے تشریف لائے۔ اگرچہ خان صاحب کو آج مسلسل کام کرتے ہوئے اٹھارہ گھنٹے ہو چکے تھے لیکن قریشی صاحب سے انٹرویو کا یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹے تک بنایا۔ تقریباً ساڑھے بارہ بج چکے تھے اور ہم خان صاحب سے رخصت ہوتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ یہ جواں ہمت انسان تقریباً بیس گھنٹے کام کرنے کے بعد بھی ہشاش بشاش نظر آتا ہے۔ اور نام نہاد عوامی لیڈروں کے خود ساختہ طویل محنت کے ریکارڈ کے منہ پر طمانچہ ہے۔

۲۶ ستمبر کا دن آپ کے دورہ کا تیسرا دن تھا آج صبح ناشتہ مجلس فکر و عمل کے جواں سال صدر جناب حبیب لاہوری کے ہاں تھا۔ اس بہانے خانصاحب علاقہ مصری شاہ و دسن پورہ کے لوگوں کے مسائل سے آگاہ ہوئے۔

ٹاؤن ہال میں عوامی عدالت کی تقریب:

نو بجے صبح لاہور ڈویژن کے شہریوں کی "عوامی عدالت" کی ٹاؤن ہال لاہور میں تقریب رکھی گئی تھی۔ شہریوں کو آج تمام افسران کے سامنے وزیر ابریات کی موجودگی میں اپنی شکایات و مشکلات پیش کرنے کی کھلی اجازت تھی۔ آج لاہور ڈویژن کی طرف سے سپاسنامہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کے سیکرٹری جنرل حافظ محمد یوسف ایڈوکیٹ نے پیش کیا۔ حافظ صاحب نے اچکزئی صاحب کی آمد پر انہیں اہل لاہور ڈویژن کی طرف سے خوش آمدید کہا اور بعد ازاں لاہور ڈویژن کے مسائل سے آپ کو آگاہ کیا۔ بعد ازاں وزیر موصوف سٹیج پر تشریف لائے۔ آج جناح ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

خان صاحب نے اپنی تقریر میں افسران اور اعلیٰ حکام کو عوام کی فلاح و بہبود کے لئے دلجمعی سے کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ بلدیاتی اداروں کی کارکردگی کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں خصوصی کمیٹیاں قائم کی جائیں گی جو بلدیاتی اداروں میں ہونیوالی بے قاعدگیوں اور

بدعنوانیوں کے بارے میں انہیں مطلع کریں گی۔ اختیارات کے استعمال میں افسر شاہی کی رکاوٹوں کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ میں دیکھوں گا کہ جو احکامات میں دے رہا ہوں ان پر عملدرآمد ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر ان پر عملدرآمد نہ ہوا تو متعلقہ حکام کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ انتظامیہ کو اپنے آپ کو عوام کے سامنے احتساب کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ جب وزراء احتساب کے لئے پیش ہو سکتے ہیں تو افسران کا محاسبہ کیوں نہیں ہو سکتا۔ جب میں اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کرتا ہوں اور ان کے جائز مسائل اور مشکلات کے حل نہ کرنے کی صورت میں اپنا گریبان پیش کرتا ہوں تو پھر یہ افسران جو عوام کے نوکر ہیں ان سے بھی جواب لیا جائے گا اور ان کا بھی احتساب ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ کے معاملات میں مداخلت نہیں ہے۔ میں عوام کے مسائل کے لئے تمام بلدیاتی اداروں کو احکامات جاری کروں گا۔ یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں بلکہ ملک و قوم کی بات ہے اور افسران کو آئندہ اپنا رویہ درست کرنا ہو گا۔

اس کے بعد چند شہریوں نے اپنے مسائل سٹیج پر آکر پیش کئے۔ دن کے گیارہ بج چکے تھے۔ اب وزیر بلدیات کو گورنر پنجاب جنرل سوار خان سے ملاقات کرنی تھی۔ اس لئے آخر میں انہوں نے سٹیج پر آکر تمام شرکاء کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔

ساڑھے گیارہ بجے ہم وزیر موصوف کے ساتھ پنجاب اسمبلی کی عمارت میں داخل ہوئے۔ اچکزئی صاحب نے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پنجاب جنرل سوار خان کو چند افسران کے عوام دشمن رویہ کی نشاندہی کی اور حال ہی میں بنائی گئی اصلاحی کمیٹیوں میں ناپسندیدہ افراد کی شمولیت کا ذکر کیا۔ تقریباً بارہ بجے اسمبلی کی عمارت سے باہر آئے تو سیکرٹری لوکل باڈیز محو انتظار تھے۔ اب کاروں کے اس مختصر کارواں کی منزل لاہور سے بیس کلومیٹر شاداب پائلٹ پروجیکٹ تھا۔ اس جگہ وزیر موصوف نے کسانوں سے خطاب کرنا تھا۔ راستہ میں چند منٹوں کے لئے اچکزئی صاحب جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی درخواست پر جماعت اسلامی کے مرکزی دفاتر منصورہ رکے۔ میاں طفیل محمد اور قاضی حسین احمد وہاں پر موجود تھے۔ دفاتر کا سرسری جائزہ لیا اور تقریباً ساڑھے بارہ بجے شاداب پروجیکٹ چوہنگ پہنچے۔ یہاں کسانوں کی بھاری تعداد خوش آمدید کے لئے حاضر تھی۔

وزیر دیہی ترقی دیہاتیوں میں گھل مل گئے۔ اور ان سے فرداً فرداً معانقہ کیا۔ کسان بھائی ایک مرکزی وزیر کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر مسرور تھے۔ ان کے چہروں سے ان کی خوشی کا اظہار ہو رہا تھا۔

وزیر موصوف نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"میں خود دیہاتی ہوں۔ آپ جیسا دیہاتی کسان ہوں۔ میں آپ کے تمام مسائل جانتا ہوں۔ میری کوشش ہے کہ آپ کے زیادہ سے زیادہ مسائل حل کر سکوں۔ یہ میرے لئے دنیا و آخرت کے لئے منفعت بخش ہے۔ انشاء اللہ آئندہ میں چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں جاؤں گا اور آپ کے دکھوں اور غموں میں شریک ہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ گذشتہ ۳۱ سال میں آپ کا استحصال ہوا ہے۔ دن رات محنت و مشقت کے بعد بھی آپ کو جسم و جان کا رشتہ برقرار رکھنا محال ہے۔ ہم نے دیہی ترقی کے لئے ایک ارب دس کروڑ روپے آئندہ پانچ سالہ منصوبہ میں رکھے ہیں جس سے دیہاتوں میں تعلیم، بجلی، پینے کا پانی اور پختہ سڑکوں کی تعمیر پر خرچ ہو گا ——— انشاء اللہ یہ ایک ایک پیسہ صحیح طریقہ پر خرچ کیا جائے گا۔

دوپہر کا ڈیڑھ بج چکا تھا۔ تمام شرکاء سے اجازت لے کر اب اچکزئی صاحب، میاں محمد حنیف نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی رہائش گاہ کی طرف رواں دواں تھے۔

میاں صاحب کی دعوت میں معززین شہر اور جماعتی احباب نے بھاری تعداد میں شرکت فرمائی۔ یہاں پر بھی عوامی مسائل سننے اور موقع پر ہی احکامات دینے کا فریضہ وزیر موصوف سرانجام دیتے رہے۔

اب تقریباً دوپہر کے تین بج چکے تھے۔ ہم شیخوپورہ پہنچنے کے پروگرام سے لیٹ ہو چکے تھے وزیر موصوف چند دیگر رفقاء کے ساتھ شیخوپورہ کی طرف روانہ ہوئے تو شاہدرہ موڑ سے اس ضلع کی پولیس کے حفاظتی دستہ کی گاڑی نے خان صاحب کی گاڑی اپنے جلو میں لے لی۔

تقریباً ساڑھے تین بجے شیخوپورہ شہر میں داخل ہوئے۔ شہر کی صفائی اور چھڑکاؤ کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ ہال میں شہریوں کی بھاری تعداد اور ضلعی افسران کی کھیپ موجود تھی۔

میونسپل ہال شیخوپورہ میں خطاب

سپاسنامہ مولانا محمد یعقوب ربانی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں ضلعی امیر جمعیۃ علماء اسلام مولانا عبد اللطیف انور صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں افسر شاہی کی سرد مہری اور بعض پولیس افسران کا عوام دشمن رویہ کی نشاندہی فرمائی۔

پھر مہمان خصوصی وزیر بلدیات جناب محمد زمان خان اچکزئی کو دعوتِ اظہار خیال دی گئی۔ آپ نے فرمایا

موجودہ حکومت نے جلد از جلد نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو موجودہ حکومت کی ناکامی ہو گی۔ ہم لوگ کرسیوں کے بھوکے نہیں۔ اگر اس سلسلے میں ہم ناکام رہے تو کرسیاں چھوڑ کر واپس آجائیں گے۔ پاکستان بنانے کا مقصد یہاں پر محمد عربیؐ کے نظام کا نفاذ تھا۔ لیکن ہم نے اس وعدہ کو جان بوجھ کر پس پشت ڈال دیا۔ جس کا نتیجہ ہمارے ملک کا آدھا حصہ ہم سے جدا ہو گیا۔ اب بھی اگر یہ وعدہ پورا نہ ہوا تو پھر اس بچے کھچے ملک کا بھی خدا حافظ ہو گا۔ میں علماء کرام سے حسب سابق اصلاح معاشرہ کے لئے اپنی کوشش جاری رکھنے کی اپیل کرتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ علماء کو وہ مقام نہیں دیا جا رہا جس کے وہ مستحق ہیں۔

میں آپ لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے سابقہ ظالم و جابر ڈکٹیٹر کو اتارنے کے سلسلہ میں بھاری قربانیاں دیں۔ انشاء اللہ آپ کی قربانیاں رائیگاں نہیں جانے دی جائیں گی۔ اس ملک میں ہم آزادانہ الیکشن کرا کر حکومت عوامی نمائندوں

جلد عنوانوں کے بارے میں انہیں مطلع کریں گی۔ اختیارات کے استعمال میں افسر شاہی کی رکاوٹوں کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ میں دیکھوں گا کہ جو احکامات میں دے رہا ہوں ان پر عملدرآمد ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر ان پر عملدرآمد نہ ہؤا تو متعلقہ حکام کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ انتظامیہ کو اپنے آپ کو عوام کے سامنے احتساب کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ جب وزراء احتساب کے لئے پیش ہو سکتے ہیں تو افسران کا محاسبہ کیوں نہیں ہو سکتا۔ جب میں اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کرتا ہوں اور ان کے جائز مسائل اور مشکلات کے حل نہ کرنے کی صورت میں اپنا گریبان پیش کرتا ہوں تو پھر یہ افسران جو عوام کے نوکر ہیں ان سے بھی جواب لیا جائے گا اور ان کا بھی احتساب ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ کے معاملات میں مداخلت نہیں ہے۔ میں عوام کے مسائل کے لئے تمام بلدیاتی اداروں کو احکامات جاری کروں گا۔ یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں بلکہ ملک و قوم کی بات ہے اور افسران کو آئندہ اپنا رویہ درست کرنا ہو گا۔

اس کے بعد چند شہریوں نے اپنے مسائل سٹیج پر آکر پیش کئے۔ دن کے گیارہ بج چکے تھے۔ اب وزیر بلدیات کو گورنر پنجاب جنرل سوار خان سے ملاقات کرنی تھی۔ اس لئے آخر میں انہوں نے سٹیج پر آکر تمام شرکاء کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔

ساڑھے گیارہ بجے ہم وزیر موصوف کے ساتھ پنجاب اسمبلی کی عمارت میں داخل ہوئے۔ اچکزئی صاحب نے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پنجاب جنرل سوار خان کو چند افسران کے عوام دشمن رویہ کی نشاندہی کی اور حال ہی میں بنائی گئی اصلاحی کمیٹیوں میں ناپسندیدہ افراد کی شمولیت کا ذکر کیا۔ تقریباً بارہ بجے اسمبلی کی عمارت سے باہر آئے تو سیکرٹری لوکل باڈیز محو انتظار تھے۔ اب کاروں کے اس مختصر کارواں کی منزل لاہور سے بیس کلومیٹر شاداب پائلٹ پروجیکٹ تھا۔ اس جگہ وزیر موصوف نے کسانوں سے خطاب کرنا تھا۔ راستہ میں چند منٹوں کے لئے اچکزئی صاحب جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی درخواست پر جماعت اسلامی کے مرکزی دفاتر منصورہ رکے۔ میاں طفیل محمد اور قاضی حسین احمد وہاں پر موجود تھے۔ دفاتر کا سرسری جائزہ لیا اور تقریباً ساڑھے بارہ بجے شاداب پروجیکٹ چوہنگ پہنچے۔ یہاں کسانوں کی بھاری تعداد خوش آمدید کے لئے حاضر تھی۔

وزیر دیہی ترقی دیہاتیوں میں گھل مل گئے اور ان سے فرداً فرداً معانقہ کیا۔ کسان بھائی ایک مرکزی وزیر کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر متاثر تھے۔ ان کے چہروں سے ان کی خوشی کا اظہار ہو رہا تھا۔

وزیر موصوف نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"میں خود دیہاتی ہوں۔ آپ جیسا دیہاتی کسان ہوں۔ میں آپ کے تمام مسائل جانتا ہوں۔ میری کوشش ہے کہ آپ کے زیادہ سے زیادہ مسائل حل کر سکوں۔ یہ میرے لئے دنیا و آخرت کے لئے منفعت بخش ہے۔ انشاء اللہ آئندہ میں چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں جاؤں گا اور آپ کے دکھوں اور غموں میں شریک ہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ گذشتہ ۳۱ سال میں آپ کا استحصال ہؤا ہے۔ دن رات محنت و مشقت کے بعد بھی آپ کو جسم و جان کا رشتہ برقرار رکھنا محال ہے۔ ہم نے دیہی ترقی کے لئے ایک ارب دس کروڑ روپے آئندہ پانچ سالہ منصوبہ میں رکھے ہیں جس سے دیہاتوں میں تعلیم بجلی پینے کا پانی اور پختہ سڑکوں کی تعمیر پر خرچ ہو گا ۔۔۔۔ انشاء اللہ یہ ایک ایک پیسہ صحیح طریقہ پر خرچ کیا جائے گا۔"

دوپہر کا ڈیڑھ بج چکا تھا۔ تمام شرکاء سے اجازت لے کر اب اچکزئی صاحب، میاں محمد حنیف نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی رہائش گاہ کی طرف رواں دواں تھے۔

میاں صاحب کی دعوت میں معززین شہر اور جماعتی احباب نے بھاری تعداد میں شرکت فرمائی۔ یہاں پر بھی عوامی مسائل سننے اور موقع پر ہی احکامات دینے کا فریضہ وزیر موصوف سرانجام دیتے رہے۔

اب تقریباً دوپہر کے تین بج چکے تھے۔ ہم شیخوپورہ پہنچنے کے پروگرام سے لیٹ ہو چکے تھے۔ وزیر موصوف چند دیگر رفقاء کے ساتھ شیخوپورہ کی طرف روانہ ہوئے تو شاہدرہ موڑ سے اس ضلع کی پولیس کے حفاظتی دستہ کی گاڑی نے خان صاحب کی گاڑی اپنے جلو میں لے لی۔

تقریباً ساڑھے تین بجے شیخوپورہ شہر میں داخل ہوئے۔ شہر کی صفائی اور چھڑکاؤ کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ ہال میں شہریوں کی بھاری تعداد اور ضلعی افسران کی کھیپ موجود تھی۔

میونسپل ہال شیخوپورہ میں خطاب

سپاسنامہ مولانا محمد یعقوب ربانی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں ضلعی امیر جمعیۃ علماء اسلام مولانا عبداللطیف انور صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں افسر شاہی کی سرد مہری اور بعض پولیس افسران کا عوام دشمن رویہ کی نشاندہی فرمائی۔

پھر مہمان خصوصی وزیر بلدیات جناب محمد زمان خان اچکزئی کو دعوتِ اظہار خیال دی گئی۔ آپ نے فرمایا

موجودہ حکومت نے جلد از جلد نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اگر ایسا نہ ہؤا تو موجودہ حکومت کی ناکامی ہو گی۔ ہم لوگ کرسیوں کے بھوکے نہیں۔ اگر اس سلسلے میں ہم ناکام رہے تو کرسیاں چھوڑ کر واپس آجائیں گے۔ پاکستان بنانے کا مقصد یہاں پر محمد عربی ﷺ کے نظام کا نفاذ تھا۔ لیکن ہم نے اس وعدہ کو جان بوجھ کر پس پشت ڈال دیا۔ جس کا نتیجہ ہمارے ملک کا آدھا حصہ ہم سے جدا ہو گیا۔ اب بھی اگر یہ وعدہ پورا نہ ہؤا تو پھر اس بچے کھچے ملک کا بھی خدا حافظ ہو گا۔ میں علماء کرام سے حسب سابق اصلاح معاشرہ کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھنے کی اپیل کرتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ علماء کو وہ مقام نہیں دیا جا رہا جس کے وہ مستحق ہیں۔

میں آپ لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے سابقہ ظالم و فاجر ڈکٹیٹر کو اتارنے کے سلسلہ میں بھاری قربانیاں دیں۔ انشاء اللہ آپ کی قربانیاں رائیگاں نہیں جانے دی جائیں گی۔ اس ملک میں ہم آزادانہ الیکشن کرا کر حکومت عوامی نمائندوں

افسر شاہی اپنا رویہ درست کرلیں

ورنہ سخت کاروائی کی جائے گی۔

سے حوالے کریں گے۔ ہمارے حکومت میں شریک ہونے کا بھی یہی مقصد ہے کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور آزادانہ الیکشن کرایا جاسکے۔ اس سلسلہ میں آپ کی معاونت اور تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ میرے دروازے آپ لوگوں کے لئے ۲۴ گھنٹے کھلے ہیں۔ آپ اپنی جائز مشکلات میرے پاس لائیں انشاء اللہ آپ کو مجھ سے ملنے کے لئے ایک نائب تحصیلدار سے بھی کم محنت کرنا پڑے گی۔

تقریباً پانچ بج چکے تھے۔ چائے کا انتظام شاعر اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کے نامور رہنما جناب سید امین گیلانی کی رہائش گاہ پر تھا۔ یہاں پر آپ نے جماعتی دوستوں اور صحافیوں سے کھل کر گفتگو فرمائی اور چھ بجے کے قریب مریدکے کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ قصبہ لاہور۔ گوجرانوالہ مین روڈ پر ایک صنعتی علاقہ ہے۔ لاہور سے تقریباً بیس کلومیٹر پر واقع ہے۔

مریدکے میں دعوت استقبالیہ:

مریدکے پہنچ کر نماز مغرب ادا کی اور بعد ازاں ڈاکٹر عبدالحق تارڑ کے دفتر میں گئے۔ جمعیۃ کے رہنما ڈاکٹر عبدالحق تارڑ نے جماعتی کارکنوں سے خطاب کا پروگرام رکھا تھا۔ خطبۂ استقبالیہ ڈاکٹر صاحب نے ہی پیش کیا۔

بعد ازاں وزیر بلدیات نے فرمایا:

"میں آپ لوگوں میں آکر انتہائی مسرور ہوں۔ آپ لوگ ہمارا سرمایہ ہیں۔ آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ نے ایک فاسق فاجر آمر کو اتارنے میں اہم رول ادا کیا۔ آپ کی یہ قربانیاں نظام مصطفےٰ ص کے قیام اور آزادانہ انتخاب کے لئے تھیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم بھی اسی مقصد کے لئے حکومت میں شامل ہوئے ہیں۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو ہم دوبارہ آپ لوگوں میں واپس آجائیں گے۔ اس ملک میں ۳۱ سال سے زبانی جمع خرچ کی پالیسی پر عمل کیا جاتا رہا لیکن ہم اپنے افعال و کردار سے یہ ثابت کردیں گے کہ ہم میں اور سابقہ لوگوں میں کتنا فرق ہے۔"

وزیر موصوف نے رات کا کھانا ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہی کھایا۔ تقریباً رات کے ساڑھے آٹھ بج چکے تھے اور نو بجے خانصاحب اپنے رفقاء کے ساتھ سرکٹ ہاؤس پہنچے۔ یہاں پر بھی کام سے آئے کارکنوں کی فوج ظفر موج پہنچی ہوئی تھی لیکن مجال ہے کہ اچکزئی صاحب کے چہرہ پر ناگواری کی کوئی ہلکی سی بھی سلوٹ پڑی ہو۔ رات گئے تک ان سے گفتگو اور ان کی درخواستوں پر احکامات صادر فرمانے کا سلسلہ جاری رہا اور آج بھی خانصاحب تقریباً بیس گھنٹے کی مسلسل مصروفیت اور محنت کے بعد اپنے بستر پر دراز ہوئے اور دوسرے دن ۲۷ ستمبر کو لاہور سے گوجرانوالہ کے لئے روانہ ہو گئے اور نوشہرہ ورکاں گکھڑ اور جہلم سے ہوتے ہوئے رات کو راولپنڈی پہنچ گئے۔

بقیہ: اصغر خاں اور معاہدہ سنٹو

علیحدگی کے بارے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے کیونکہ اس معاہدے سے ہمارے دوست ممالک ایران اور ترکی کا تحفظ وابستہ ہے۔

اصغر خان ایک ہی وقت میں اتنی تضاد بیانی سے کام لے رہے ہیں کہ شاید مسٹر بھٹو جیسے کذاب نے بھی ایسا نہیں کیا ہوگا۔

اگر سنٹو سے ترکی، ایران اور پاکستان کا تحفظ وابستہ ہے اور ماضی میں اس معاہدہ نے تحفظ کیا ہے تو ہمیں الگ ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اور اگر بقول اصغر خاں یہ معاہدہ تحفظ کی کوئی ضمانت مہیا نہیں کرتا جیسا کہ حقیقت بھی یہی ہے تو اصغر خان کو یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ اس سے ہمارے دوست ممالک ایران اور ترکی کا تحفظ بھی وابستہ ہے۔ ہمیں ایران اور ترکی سے مشورہ کے بعد ہی کوئی بات کہنی چاہیئے آزاد اور خود مختار ملک ایسے اہم فیصلے خود کرتے ہیں اس میں دوست ممالک کے مشورے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ ترکی اور پاکستان کو یونان اور ہندوستان کے خلاف جنگوں میں اس معاہدے نے کوئی تحفظ مہیا نہیں کیا نیز یہ کہ کمیونسٹوں کی ایران کے خلاف سرگرمیوں میں بھی اس معاہدے نے ایران کی کوئی مدد نہیں کی۔

ان حالات و واقعات کو دیکھتے ہوئے بھی اصغر خان یہ کہیں کہ یہ ایران اور ترکی کو تحفظ مہیا کرتا ہے تو ہم سمجھیں گے کہ اصغر خان بالواسطہ سامراجی پالیسیوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ گذشتہ تیس برسوں سے سامراجیوں نے ہی پاکستان کو نہ صرف ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں آنے سے روکے رکھا بلکہ باقاعدہ مخالفت بھی کی۔ اصغر خان کے حالیہ بیانات کو دیکھتے ہوئے کیا ہم یہ قیاس نہ کرلیں کہ اصغر خان پاکستان میں امریکی پالیسی کو تحفظ دے رہے ہیں یا ایسے بیانات داغ کر پاکستان میں موجودہ سامراجیوں کی حمایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اصغر خان کو اپنی پالیسی واضح کرنا چاہیئے ورنہ ہم وہی قیاس کرنے پر مجبور ہوں گے جس کا ذکر کیا جاچکا ہے۔

بلوچستان مکران ڈویژن میں ذکریوں کی نقاب کشائی

ذکری ' ارکان خمسہ کے منکر ہیں۔

ختم نبوت کے منکرین کو سندھ و بلوچستان میں مسلمان ظاہر کر کے شناختی کارڈ دیے جا رہے ہیں

ہر ملک اور ہر زمانے میں چراغِ مصطفوی کا شرارِ بولہبی سے ٹکراؤ رہا ہے اور شیطان اپنا سکہ جمانے کے لیے مختلف رنگ و روپ میں اپنے چیلوں کو بھیجتا رہا ہے، کبھی ان کو مصلح و مہدی کی شکل میں ظاہر کر کے ان سے شرک و بت پرستی کی خدمت لیتا رہا ہے تو کبھی ان کو ہدایتِ انسانیت کے سب سے بڑے مرتبے نبوت کا دعوے دار بنا کر ایمان کی غارت گری کے رسوا ترین کام پر لگا دیا ہے، بہرحال ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز

چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

اور دیے بھی ؎

در کارخانۂ عشق از کفر ناگزیر است

دوزخ کرا بسوزد گر بولہب نباشد

مسیلمۂ کذاب کے بعد بھی یہ دجال غارت گرِ ایمان بن کر آتے رہے اور حسبِ دستور چند اوباش ان کے پیچھے لگ جاتے اور ان پر ایمان لے آتے رہے۔ مگر بدقسمتی کہیئے یا سوئے اتفاق کہ مملکتِ اسلامیہ پاکستان جو خالصتاً اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس میں ان مدعیانِ نبوت اور ان کے ماننے والوں کی تعداد اور ان کی قدر ہر جگہ سے زیادہ ہوئی، چنانچہ اس سرزمین میں جہاں غلام احمد قادیانی جیسے رسوائے زمانہ کو بھی نبوت کے اعلیٰ ترین مقام پر بٹھا کر اس کی ایک امتِ ضالّہ بنا دی گئی، صدیق حسن چن بسویشور جیسے مکار کو بھی نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے چند ہم نوا مل گئے، وہاں محمد مہدی اٹکی قسم کے ابلیسی کارندے کو بھی بلوچستان کی پہاڑیوں میں چند جہال نے نبی مان کر شریعتِ اسلامیہ کے قلادہ کو اپنے گلے سے اتار دیا۔۔۔

لیکن چونکہ نبوت و پیغمبری کے دعوے دار تو اور بھی بہت سے بنے، شریعت کی قیود اور بندشوں سے تو دوسرے مدعیانِ نبوت نے اپنے ماننے والوں کو آزادی دے دی، اس لیے ذکری فرقہ کے جھوٹے نبی محمد اٹکی نے اپنے امتی کو چند نئی چیزیں دے دیں تاکہ اس جدت پسندی سے اس کے ماننے والوں کی تعداد کچھ بڑھ جائے، چنانچہ انہوں نے تربت مکران ڈویژن میں ایک پہاڑی "کوہِ مراد" کو حج کا مقام دے کر اس کے حج کرنے کا حکم دے دیا۔ اس میں صفا و مروہ، عرفات و منیٰ اور آبِ زم زم وغیرہ وہ تمام مقامات بنا دیئے جو مسلمانوں کے حج خانۂ کعبہ میں ہوتے ہیں، احکامِ اسلام بالخصوص ارکانِ خمسہ کی منسوخی کا اعلان کر دیا۔ البتہ کلمہ کو ترمیم شنیعہ یوں جاری کر دیا کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی بجائے لا الٰہ الا اللّٰہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللّٰہ پڑھ لیا کرو۔

جنسی اور اخلاقی بندشوں سے اپنی امت بالخصوص امت کے مصلحین اور دینی پیشواؤں کو کھلی آزادی دے دی، اور اس ضمن میں معاشقہ اور عشق بازی کو کارِ ثواب قرار دے کر اس کے انکار کو کفر قرار دے دیا، چنانچہ ذکریوں کی اپنی کتاب "مہدی نامہ" میں لکھا ہے "ہر کہ از یاری شک آرد کافر گردد"، اور خستگی اور دل تنگی کو دور کرنے کے لیے ایک مقامی رقص کو نفلی عبادت کا نام دے کر امت پر کرم فرمایا، اس عبادت کو وہ "چوگان" کہتے ہیں۔

اس کی صورت یوں ہے کہ چاندنی راتوں اور خاص کر مقدس راتوں کو ایک خوش گلو عورت بن سنور کر بیچ میں کھڑی ہوتی ہے اور اردگرد چاروں طرف مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے

گول دائرے کی صورت میں کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ عورت صفت مہدی میں کچھ گیت گاتی ہے، اور سب لوگ بشمول وہ عورت ایک عجیب قسم کے رقص میں لگ جاتے ہیں جو قابلِ دید ہوتا ہے کبھی کبھار پوری رات اسی رقص کی نذر ہو جاتی ہے، یہ رقص عموماً پچھلی رات کو ہوتا ہے۔

اس فرقہ کا بانی ملا محمد اٹکی ہے، از روئے ذکری تحریرات ان کا ظہور ۹۷۷ھ مطابق ۱۵۶۹ء میں ہوا۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ اٹک (پنجاب) کا رہنے والا تھا۔ یہ چکر لگاتا ہوا کیچ مکران کے علاقے میں آ پہنچا، یہاں کے عوام کی جہالت سے اس نے غلط فائدہ اٹھایا، چنانچہ اولاً مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر راستہ ہموار ہوتے پر نبوت اور آخر کار خاتم الانبیاء اور نور اولین و آخرین کا دعویدار بن بیٹھا۔ اس کی تقریروں اور چالبازیوں سے متاثر ہو کر وقت کے سرداروں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کیا اور اس طرح سے ان کو عوام میں کافی مقبولیت ملی۔ اسی عرصہ میں اس نے ایک کتاب فارسی زبان میں لکھی اور ایک درخت کے شگاف میں رکھ دی۔ اس درخت کو فارسی و بلوچی زبان میں کہور یا کہیر کہتے ہیں اور مشہور کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایک کتاب نازل کر دی ہے اور چند مریدین کو لے کر درخت کے شگاف سے وہ کتاب نکال لایا۔ اس کتاب کا نام "برھان" رکھا۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ پیغمبر پنجابی ہیں، امت بلوچ ہے، اور نازل شدہ کتاب فارسی زبان میں ہے، جو بذاتِ خود ایک عجوبۂ روزگار ہے۔ اس کتاب میں ان کی مذہبی تعلیمات درج ہیں، مثلاً دینِ محمدی منسوخ ہو چکا ہے۔ اب محمد مہدی کی شریعت نافذ ہو گئی ہے۔ تم اس کے امتی ہو، نماز، روزہ، حج بیت اللہ اور قبلہ کی حیثیت ختم ہو گئی ہے، ان کی فرضیت کا اعتقاد کفر ہے، وغیرہ وغیرہ۔

تربت اس فرقے کا مرکز مقرر ہوا، یہیں تربت کا ایک با اثر آدمی ملا مراد نامی اس کے حلقۂ ارادت میں آ گیا تھا۔ اس کو اپنا خلیفہ بنایا اور اسی کے نام سے ان کا مقام حج . . .

"کوہِ مراد" کے نام سے یاد کیا جانے لگا، اور ساتھ ہی حج کے لیے متبرک مقامات بنا دیے گئے۔

ملا محمد اٹکی نے جب اپنے خود ساختہ مذہب پر لوگوں کو جما ہوا دیکھا تو ایک رات اپنی نشستگاہ پر اپنی چادر دفن کر کے اس کا ایک سرا ظاہر کر دیا اور فرار کی راہ اختیار کی۔

مریدین نے جب یہ حالت دیکھی تو مشہور کر دیا کہ ان کا پیغمبر نور تھا، زمین میں غوطہ مار کر آسمان میں خدا کے پاس جا بیٹھا ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے ترجمان بلوچ ۱۵ار نومبر ۱۹۳۶ء۔ تبر اسلام برکہور ذکریان، ارمغان ذکریاں۔ عمدۃ الوسائل اور مقالہ حضرت مولانا محمد حیات صاحب)

تاریخی نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو بقول ذکری مورخین محمد اٹکی کا ظہور ۹۷۷ھ مطابق ۱۵۶۹ء کو ہوا اور ۱۰۲۹ھ مطابق ۱۶۱۹ء کو روپوش ہو گئے۔ امراء و حکام میں یہی ذکری مذہب کا سب سے پہلے بلیدی خاندان میں ذکر ملتا ہے۔ بلیدی خاندان سے پہلے کیچ مکران پر ملک خاندان کی حکومت تھی۔ اس خاندان کا آخری حکمران ملک مرزا تقریباً ۱۰۳۵ ہجری مطابق . . . ۱۶۲۵ء کے بعد تک برسرِ اقتدار رہا۔ اس کے کئی سال بعد ابو سعید بلیدی نے برعیسیٰ گچکی کو لے کر ملک مرزا کو قتل کر دیا اور پنجگور کا علاقہ گچکی قبیلہ کو دے کر خود کیچ کا حاکم بنا۔ بلیدی خاندان میں نو حکمران گزرے ہیں۔ یہ ابو سعید بلیدی، شیخ شکر اللہ، شیخ قاسم، شیخ زہری، شیخ حسین، شیخ احمد، شیخ عبداللہ، شیخ قاسم ثانی اور شیخ بلال۔

اس خاندان کے آٹھ پہلے حکمران ذکری مذہب سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آخری حکمران شیخ بلال مسلمان ہو گیا۔ ملا محمد اٹکی کا خلیفہ ملا مراد تو مر چکا تھا البتہ اس کا بیٹا ملک دینار زندہ تھا اور وہ خلیفۂ مہدی کا جانشین تھا۔ اس نے تمام ذکریوں کو اشتعال دے کر کیچ کے قلعہ پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد تمپ کے قلعہ پر حملہ کیا۔ اس طرح یکے بعد دیگرے تمام علاقے پر قبضہ کر کے شیخ بلال کو شہید کر دیا۔ اس طرح سے ۱۱۵۳ ہجری مطابق

۱۷۴۰ء کو بلیدی اقتدار کا خاتمہ ہوا اور تمام مکران پر ملک دینار گچکی کا راج ہونے لگا۔

جناب رحیم داد خان مولائی شیدائی لکھتے ہیں . . . . مسلسل ایک صدی کی تبلیغ سے بلوچ براہیوں کے بعض عیار قبائل اس فرقے میں شامل ہو گئے . . . رفتہ رفتہ اس مذہبی تحریک نے سیاست کا جامہ پہن لیا اور اس فرقہ کا ڈنکا ایک کونے سے دوسرے کونے تک بجنے لگا۔

(مہدوی تحریک ص ۶۶)

تاہم بلیدی خاندان میں اس مذہب کو کافی پھیلایا گیا۔ دوسرے قبائل میں اس کو وسعت دی گئی۔ مگر ملک دینار گچکی کے دورِ حکومت میں ذکری مذہب انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔ یہ گچکی حکمران بلیدیوں کی بہ نسبت زیادہ متعصب تھے۔ ان کے زمانے میں مسلمانوں پر سخت مظالم ڈھائے گئے، کوئی مسلمان ذکری آبادی میں نہیں جا سکتا تھا۔ فرائضِ اسلام کی ادائیگی بالخصوص نماز پڑھنا ایک انتہائی جرم تھا۔ یہ تھا ذکریوں کے مذہب کا عروج . . . . اب اس کے زوال کا بھی مختصر ذکر کرتے ہیں جو "ذکری مذہب اور اسلام" مصنف مولوی عبدالمجید قصر قندی سے نقل کیا جاتا ہے۔

مجاہدِ عظیم، بطلِ جلیل میر نصیر خان نوری رح

کا ذکریوں کے خلاف جہاد

میر نصیر خان نوری ایک ولی اللہ اور پاک باز انسان تھے۔ بلوچستان کے لوگ انہیں نصیر خان نوری اور نصیر خان ولی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ میر نصیر خان، شاہ فقیر اللہ رح کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ میر نصیر خان کے دور میں ذکری بام عروج پر تھے۔ ذکریوں کا حکمران ملک دینار گچکی تھا اور وہی ذکری مذہب کا خلیفہ بھی تھا۔

ادھر شاہ فقیر اللہ کی دعا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور ادھر ایک رات حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میر نصیر خان کو خواب میں حکم صادر فرماتے ہیں کہ :

"اے نصیر خان اٹھو اور ذکریوں کے خلاف اسلام کی سربلندی کے لیے جہاد کرو، خدا تمہارا حامی و ناصر رہے گا۔"

چنانچہ میر نصیر خان نے اللہ کا نام لے کر جہاد کی تیاری شروع کر دی۔ میر نصیر خان نے ۱۱۸۸ ہجری مطابق ۱۷۷۴ء میں خفیہ تیاری کر کے لاؤ لشکر لے کر تربت دارالحکومت کے قریب جا کر پڑاؤ ڈالا اور ملک دینار کو دعوت دی۔۔۔ ذکری میر نصیر خان کے شہر پر حملہ نہ کرنے کو ان کی بزدلی اور ملک دینار کی کرامت سمجھتے تھے، اس رات ذکریوں نے چوگان کھیلتے ہوئے یہ شعر پڑھا ؎

دین داعی چونکہ بر ما یار شد
تخت مکران بر ملک دینار شد

"جب ہمارے دین کے داعی نے ہماری مدد کی، مکران کی حکومت ملک دینار کے لیے ہو گئی۔"

میر نصیر خان نے اس شہر کو لوٹ کیا اور بالآخر ملک دینار مجبور ہو کر مقابلے کے لیے نکلا۔۔ بشکست کھا کر تمپ بھاگ گیا، چنانچہ تمپ میں گرفتار ہوا۔ تین دن تک اس کو دعوت اسلام دیتے رہے، لیکن وہ کٹر دین اسلام کا انکار کرتا رہا، اس کا بڑھاپا بھی تھا۔ بالآخر اس کا سر قلم کر دیا گیا اور سر قلم کرتے وقت میر نصیر خان نے یہ شعر پڑھا ؎

دین احمدؐ چونکہ بر ما یار شد
طوق لعنت بر ملک دینار شد

"حضرت احمدؐ کے دین نے جب ہماری مدد کی۔ لعنت کا پھندا ملک دینار کی گردن میں پڑا"۔۔۔

ملک دینار کا بیٹا شیخ عمر بھاگ کر ناصر آباد کے قلعہ میں بند ہو گیا۔ بالآخر یہ بھی گرفتار ہو کر قلات لا کر قید میں ڈالا گیا اور قلعہ ہی میں ذکری مذہب سے تائب ہو گیا۔ میر نصیر خان مذہبی آدمی تھا خوش ہو کر اس کو دوبارہ کیچ کا سردار مقرر کیا۔ تاریخ میں شیخ عمر کے کارنامے بہت ہیں۔ انہوں نے اسلام کی بڑی خدمت کی۔ دور میں کئی ذکری مسلمان ہو گئے۔

اسی دور میں ذکر خانوں کے بجائے مساجد کی تعمیر ہر جگہ شروع ہو گئی۔ مگر چونکہ وہ ذکریت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔۔۔ ذکری اسلام کی تقویت کو اور مساجد کی تعمیر کو کب تک برداشت کرتے، بالآخر سازش کر کے اس کو شہید کر دیا گیا۔ اس مضمون میں تفصیل کی گنجائش نہیں، مختصر یہ کہ ذکری،۔۔ خان نصیر خان کے ہر نائب کے خلاف بغاوت کرتے اور اس کو معزول کرتے یا قتل کرتے۔

تاریخ میں لکھا ہے کہ میر نصیر خان کو کل نو مرتبہ ان کی بغاوت کو فرو کرنے کے لیے حملہ کرنا پڑا۔ ان میں سے تین حملے تو بہت بڑے تھے۔ آخری حملوں میں میر نصیر خان ایرانی بلوچستان کے علاقوں ہمارے قصر قند سے آگے تنگ کر بندر عباس تک جا پہنچتے ہیں۔ میر نصیر خان کے بار بار حملوں سے ذکری نیست و نابود ہو گئے اور آج تک سر اٹھانے کے قابل نہ رہے۔

خان آف قلات و سابق گورنر بلوچستان میر احمد یار خان مرحوم لکھتے ہیں:

"میر نصیر خان نوری نے پورے دور حکومت میں تلوار ہاتھ میں لے کر بے شمار محاذوں پر جذبۂ جہاد اور شجاعت و بہادری کے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آقائے نامدار کی زیارت سے مشرف ہوئے اور اشارہ پا کر دین اسلام کی تبلیغ اور بلوچستان میں ذکری فرقے کی بیخ کنی کے اقدامات کیے اور قدم قدم پر کامرانی و سرخروئی نے ان کا ساتھ دیا۔ ان اقدامات اور کارناموں سے متاثر ہو کر خلافت ترکیہ نے ان کو "غازی دین" اور "ناصر ملت محمدیہ" جیسے مہتم بالشان خطابات عطا کیے۔"

(بحوالہ ذکری مذہب اور اسلام صفحہ ۳۲)

بلوچستان کی ریاست قلات کے ڈھائی سو سالہ دور حکومت میں ان ذکریوں کو غیر مسلم شمار کیا جاتا رہا ہے مثلاً نکاح و طلاق، ادائے شہادت، تقسیم میراث و اکل ذبیحہ وغیرہ تمام امور میں ان کو غیر مسلم سمجھا گیا ہے بلکہ آج تک بلوچستان کی متعلقہ عدالتیں فیملی کورٹ وغیرہ ان کو غیر مسلم قرار دے چکی ہیں اور اس ضمن میں کئی قضایا اور فیصلے بطور شہادت پیش کیے جا سکتے ہیں کہ ان میں ذکریوں کو غیر مسلم سمجھ کر مسلمانوں کے ساتھ ان کے نکاح کو فسخ قرار دیا گیا ہے۔ ان قضایا کے نقول متعلقہ دفاتر میں موجود ہیں۔

ایک انگریز مورخ جس نے ذکری مذہب پر وسیع ریسرچ کی ہے، انہوں نے اپنی رائے یوں لکھی ہے کہ:

• ان میں اور عام مسلمانوں میں سوائے قرآن کی سیاہی پڑھنے کے اور کوئی قدر مشترک نہیں"۔

(بلوچستان گزیٹیر از آر ہیوز بلیر صفحہ ۱۱۶ سنہ ۱۹۰۷ء)

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت کے قائل نہیں بلکہ اس کے بعد محمد اٹکی کی نبوت کے قائل ہیں، بلکہ معراج نامہ مصنفہ ذکری مورخ ملا کمالان کی روایت کے مطابق محمد اٹکی ہی خاتم الانبیاء ہیں۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو "ذکری مذہب اور اسلام"۔

آئین پاکستان کی رو سے

ذکری غیر مسلم ہیں!

دستور پاکستان میں غلام احمد قادیانی کو نبی یا مصلح ماننے والوں کو انکار ختم نبوت کی وجہ سے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ قانون قادیانیوں کے لیے مخصوص نہیں بلکہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ

چار سو بیس سالہ مسلم غیر مسلم فرقہ کو اب اسلام کے مقدس دائرے میں ٹھونسا جا رہا ہے

وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا قائل ہو،

قانون یہ ہے:

"آرٹیکل نمبر ۲۶۰۔ جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل ایمان نہیں لاتا یا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی انداز میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان رکھتا ہو وہ از روئے آئین و قانون مسلمان نہیں ہے۔"

"شق نمبر ۳: جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تصور کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کیلئے مسلمان نہیں ہے۔

حکومت پاکستان سے اپیل

ذکریوں کے عقائد کوئی ڈھکے چھپے نہیں، اصول پنجگانہ اسلام کے منکر ہیں۔ ختم نبوت کے کلی منکر ہیں، مسلمانوں کے برخلاف محمد اٹکی کے نام کا کلمہ پڑھتے ہیں، اس بنا پر مندرجہ بالا آئین کی رُو سے بھی یہ ذکری بلا شک و شبہ غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ اس لیے ہم حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ یہ فرقہ جو ویسے بھی سالہا سال سے غیر مسلم چلا آرہا ہے، ان کو چند موقع پرست عناصر کی وجہ سے دوبارہ اسلام کے مقدس دائرے میں نہ ٹھونسا جائے۔ نیز حکومت پاکستان بالخصوص سندھ و بلوچستان کی صوبائی حکومتوں سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ اب جبکہ جداگانہ انتخابات کے لیے فہرستیں بن رہی ہیں تو ان کو مسلمانوں کی فہرستوں میں شامل نہ کیا جائے۔ ایسے ہی شناختی کارڈ یا پاسپورٹ اور دیگر اندراجات میں ان کو مسلمان ظاہر نہ کریں اور تمام دیگر غیر مسلموں کی طرح ان کا بھی رجسٹریشن کرایا جائے۔

مزید یہاں گذارش ہے کہ "کوہ مراد" تربت میں ہر سال ۲۷ رمضان المبارک کو جو ذکری لوگ حج کے نام پر جمع ہوتے ہیں، اور حاجی بن کر لوٹ جاتے ہیں۔

اسلامی نقطۂ نگاہ سے قطع نظر خود عالم اسلام میں پاکستان کی توہین ہے کہ پاکستان میں کھلم کھلا خانہ کعبہ کی توہین ہوتی ہے اسلیے حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ انکو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے "کوہ مراد" میں حج کرنے سے بھی ان پر پابندی لگائے۔ ویسے انکو مذہبی آزادی یوں بھی دی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے ذکر خانوں میں عبادت کیا کریں، مگر پاکستان میں جداگانہ حج کا ہونا خود پاکستان کی توہین ہے" اس سلسلے میں ہم وفاقی کابینہ، وزرائے مملکت اور فوجی حکام سمیت عام مسلمانوں کو دعوت فکر دیتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔



مقالہ خصوصی

مولانا محمد یوسف علی ہاشمی
ڈرگ کالونی، کراچی

معیشت اور کسب معاش کا اسلامی تصور

قرآن پاک کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے سے پہلے ہی زمین اور آسمانوں کو اپنی حکمت کاملہ سے پیدا کیا اور ان میں خشکی و تری، دریا و پہاڑ، چرند و پرند، حیوانات و نباتات، آگ پانی، ہوا اور مٹی، اجناس و میوہ جات، چاند سورج، ستارے اور سیارے غرض کہ وہ تمام اسباب و علل جو انسان کی زندگی کے لئے لازم و ملزوم ہیں کثیر تعداد اور وافر مقدار میں مہیا کر دیئے، تاکہ ازل سے لے کر ابد تک پیدا ہونے اور زمین میں رہنے بسنے والے تمام انسانوں اور دیگر مخلوقات کی ضروریات تقدیر الٰہی کے تحت بدرجۂ اتم پوری ہوتی رہیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

ولقد خلقنا السمٰوٰت والارض
وما بینھما فی ستۃ ایام ق
وما مسنا من لغوب (۳۸)[1]

"ہم نے زمین اور آسمانوں کو اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کر دیا اور ہمیں کوئی تکان لاحق نہ ہوئی۔"

اس کی مزید تشریح اس طرح فرمائی،

قل ائنکم لتکفرون بالذی
خلق الارض فی یومین وتجعلون
لہ انداداً ط ذالک رب العٰلمین ۹
وجعل فیھا رواسی من فوقھا
وبٰرک فیھا وقدر فیھا
اقواتھا فی اربعۃ ایام ط
سواء للسائلین۔ (۱۰)[2]

"اے پیغمبر ان سے کہیے کہ کیا تم اس خدا سے کفر کرتے ہو اور دوسروں کو اس کا ہمسر ٹھہراتے ہو جس نے زمین کو دو دنوں میں بنایا؟ وہی تو سارے جہان والوں کا پالنہار ہے اس نے (زمین کو وجود میں لانے کے بعد) اوپر سے اس پر پہاڑ جما دیئے اور اس میں بے شمار برکتیں (اور نعمتیں) رکھ دیں۔ (برکتوں سے مراد ہوا، پانی، غذا اور زندگی کے وہ بے حد و بے پایاں سرو سامان ہے جو کروڑوں اور اربوں سالوں سے مسلسل اس کے پیٹ سے نکلتا چلا آرہا ہے جو انسانوں اور دیگر جانداروں کی روز افزوں ضروریات پوری کئے جارہا ہے۔ ان ہی برکتوں کی بدولت زمین پر نباتی، حیوانی اور انسانی زندگی ممکن ہوسکی ہے) اور اس کے اندر تمام محتاج مخلوقات کی حاجات کے مطابق ٹھیک ٹھیک اندازے سے خوراک کا سامان مہیا کر دیا گیا ہے۔"

یہ سارے انتظامات مکمل ہونے کے بعد حضرت انسان کو عقل و شعور اور قوت گویائی کے ساتھ دنیا میں بھیجا گیا۔ اس میں ایسی ایسی صلاحیتیں ودیعت فرمائی گئیں کہ وہ چند روزہ دنیوی زندگی میں اپنے آپ کو باوقار اور خدا کی ایک ممتاز مخلوق کی حیثیت سے زندہ رکھ سکے اور اس مقصد کی تکمیل کرتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ اس امر کی بھی وضاحت فرمائی گئی کہ انسان کو اللہ نے بے مقصد یا عبث نہیں پیدا کیا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

افحسبتم انما خلقنٰکم عبثاً و
انکم الینا لا ترجعون (۱۱۵)[3]

"کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تمہیں یوں ہی فضول پیدا کر دیا ہے؟ اور کیا تم کو ہماری طرف پلٹنا ہی نہیں ہے"

اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو کسی خاص مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ خاص مقصد کیا ہے؟ کیا اسکو اس لئے پیدا کیا گیا کہ دنیا کے مال و متاع کو جمع کرتے ہی میں اپنی زندگی کھپا دے؟ یا محض سیاسیات ہی میں الجھ کر رہ جائے؟ یا صرف معاشی اور معاشرتی اصلاح کو ہی اپنا نصب العین بنائے؟ یا پھر دنیا سے لاتعلق ہو کر رہبانیت کی زندگی گذار دے؟ خالق کائنات نے دستور حیات (قرآن مجید) میں انسان کی پیدائش کا مقصد بھی ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

وما خلقت الجن والانس[4]

---

۱ سورہ قٓ پارہ ۲۶

۲ حٰم السجدہ پارہ ۲۴

۳ ع المومنون پارہ ۱۸

۴ ع الذاریات پارہ ۲۷

الالیعبدون [۵۶]

" انسانوں اور جنات کو خالص بندگیٔ
رب کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔"

پس یہ معلوم ہؤا کہ انسان کو پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے معبودِ حقیقی کی عبادت اور اس کے احکامات کی اطاعت میں گزار دے اور اس دنیا میں مالک حقیقی کے منشا کے مطابق طرزِ زندگی اختیار کرے۔

اللہ نے انسان کو پیدا کر کے اس کائنات ارضی میں اسے بے لگام اور آزاد بھی نہیں چھوڑ دیا کہ اس کا جو جی چاہے کر گزرے اور جس سانچے میں چاہے اپنی زندگی کو ڈھال لے بلکہ اس نے روزِ اول ہی سے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے انہی کی جنس سے انبیاء کرام کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا اور ان برگزیدہ بندوں کے ذریعہ انسانوں کی مکمل رہنمائی فرمائی اور وقتاً فوقتاً انسانوں کو ان کی فطرت کے مطابق ضابطۂ حیات دیا جاتا رہا۔ اسی طرح قطعۂ ارضی کے چپہ چپہ پر انبیاء کرام آتے رہے اور ہر زمانہ میں تمام انسانوں کی رہبری اور رہنمائی ہوتی رہی۔ جو لوگ انبیاء کی تعلیم پر ایمان لائے اور اس پر عمل کرتے رہے وہ دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہوئے اور جنہوں نے ان کی تکذیب کی اور انبیائے کرام کی لائی ہوئی شریعت سے انحراف کیا دنیا کی ذلت اور آخرت کی رسوائی میں گرفتار ہوئے۔ ایسے لوگ اللہ کی رحمت سے محروم ہو گئے اور تباہی و بربادی ان کا مقدر بن گئی۔

آج اس مادی دور کا انسان قانونِ الٰہی اور انبیاء کرام کی اخلاقی اور روحانی تعلیمات کو فراموش کر کے اپنی عقل و دانش کو معیار بنا کر مقصدِ پیدائش ہی بھلا بیٹھا اور کسبِ معاش، دنیوی جاہ و جلال اور جلبِ منفعت ہی کو مقصدِ پیدائش قرار دے لیا جس کے نتیجے میں وہ ان فطرتی اور قدرتی اقدار و حدود کو توڑ بیٹھا جو خالقِ کائنات نے اس کے اپنے فائدہ کے لئے متعین و مقرر فرمائے تھے۔ اب اس میں حلال و حرام کی تمیز باقی رہی اور نہ جائز و ناجائز کا امتیاز، نہ آخرت کا تصور باقی رہا اور نہ حساب و کتاب کا اندیشہ، نہ خدا کا خوف، نہ عاقبت کی تباہی کا احساس۔ اب اس کا ہر کام اس کی اپنی عقل رسا تک محدود اور اس کا ہر فعل اپنے نفس کی خواہشات کے تابع ہو کر رہ گیا بلکہ آج کے دور کا انسان تو معاش ہی کو اپنا معبود و مقصود بنا بیٹھا اور فکرِ معاش ہی کو عین عبادت سمجھنے لگا حتیٰ کہ خالقِ کائنات و مالک الملک کے وجود تک سے انکاری ہو گیا۔ خوردن برائے زیستن کی بجائے زیستن برائے خوردن کا مصداق بن گیا۔ اسی لئے معاشیات ہی دورِ حاضر کا سب سے بڑا انقلابی مسئلہ بن کر رہ گیا۔

اسلام کا معاشی نظام آج کے رائج الوقت دو بڑے نظاموں یعنی سرمایہ داری اور اشتراکیت سے بالکل مختلف ہے۔ یہ نہ ارتکازِ دولت کا حامی ہے اور نہ بھوک و افلاس کے نام پر لوٹ کھسوٹ کا۔ یہ نہایت معتدل، باعثِ رحمت اور ہر انسان کے حقوق کے تحفظ کا ضامن ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ مسلمان رزق کا پیچھا نہیں کرتا بلکہ رزق خود اس کے پیچھے آتا ہے کیونکہ وہ یہ جانتا ہے کہ اس کی پیدائش سے بہت پہلے اس کی پرورش کا سارا انتظام کیا جا چکا ہے جب وہ رحمِ مادر کی تاریکیوں میں بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا جہاں ہوا کا بھی گذر نہ تھا تو اس وقت بھی اس کو بغیر کسی اسبابِ ظاہری کے پروردگار کی طرف سے عمدہ اور بہترین رزق اس کو ملا کرتا تھا اور جب باہر دنیا میں قدم رکھا تو عقل و شعور کو پہنچنے تک اس کی پرورش کے ایسے ایسے نادر انتظامات کئے گئے کہ عقلاءِ زمانہ اس فلسفۂ محبت و شفقت کو سمجھنے سے آج تک قاصر ہیں اور جب وہ شعور کو پہنچا تو رازقِ حقیقی کا یہ اعلان سنا۔

وما[۱] من دابۃ فی الارض الا
علی اللہ رزقھا ویعلم مستقرھا
ومستودعھا کل فی کتاب
مبین [۶]

" زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا
نہیں ہے کہ جس کا رزق اللہ کے
ذمہ نہ ہو اور جس کے متعلق وہ یہ نہ
جانتا ہو کہ کہاں رہتا ہے اور کہاں
اس کا خاتمہ ہو گا۔ یہ تمام امور ایک
کھلی کتاب میں پہلے سے اس کے
ہاں درج ہیں۔"

ظاہر ہے کہ جب اس کو ایسی طمانیت اور گارنٹی مل جائے کہ اس کی پیدائش سے لے کر موت تک کا اس کا حصہ محفوظ کر دیا گیا ہے تو اس کو فکرِ معاش میں سرگرداں و پریشان ہونے کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے وہ اسی حد تک جد و جہد کرے گا جب تک اس کو سعی کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

" ابنِ آدم کا بنیادی حق یہ
ہے کہ اس کے لئے ایک گھر ہو
جس میں وہ رہ سکے، کپڑا
ہو جس سے وہ اپنے جسم کو ڈھانپ
سکے اور کھانے کے لئے روٹی
اور پینے کے لئے پانی میسر ہو۔"
(ترمذی)

اور یہ بھی فرمایا

" جو شخص دنیا کو جائز طریقے سے
حاصل کرتا ہے تاکہ سوال سے
بچے اور اہل و عیال کی
کفالت کرے اور ہمسایہ کی مدد
کرے تو قیامت کے دن جب
وہ اٹھے گا تو اس کا چہرہ چودھویں
رات کے چاند کی مانند
روشن ہو گا۔"

اسلام رہبانیت کی تعلیم بھی نہیں دیتا اور نہ توکل کے معنی یہ ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے گوشہ نشین ہو جائے بلکہ اس کا منشا یہ ہے کہ اللہ کے ذکر کے ساتھ ساتھ اپنے اور متعلقین کے لئے حلال ذرائع سے کسبِ معاش کی بھی ممکنہ جد و جہد کی جائے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

فاذا[۱] قضیت الصلوۃ فانتشروا
فی الارض وابتغوا من فضل اللہ

۱ ھود پارہ ۱۲

۱ الجمعۃ پارہ ۲۸

واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون [۱۰]

"پھر جب نماز سے فارغ ہو جایا کرو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (معاش) تلاش کرو (مگر خبردار مقصد پیدائش یعنی بندگیٔ رب سے غافل نہ رہو) اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تاکہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو جائے۔"

قرآن پاک میں مسلمانوں کے حصول معاش کے عمل کو اس انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ ۝ یخافون یوماً تتقلب فیه القلوب والابصار (۳۷) لیجزیھم اللہ احسن ما عملوا ویزیدھم من فضله ط واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب [۳۸]

"یہ ایسے لوگ ہیں کہ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت (یعنی کسب معاش کی مشغولیت) اللہ کی یاد سے اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کر دیتی۔ وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن دل الٹنے اور دیدے پتھرا جانے کی نوبت آئے گی (اور وہ یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں) تاکہ اللہ ان کے بہترین اعمال کی جزا ان کو عطا فرمائے اور مزید اپنے فضل سے نوازے۔ اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب (رزق) عطا فرماتا ہے۔"

خدا تعالےٰ کی نعمتوں کا خواہ وہ دنیا کی ہوں یا آخرت کی وہی شخص مستحق ہے جس کے دل میں اس کی سچی محبت اور اس کا خوف ہو۔ انعامات کی طلب کے ساتھ ساتھ اس کے غضب سے بچنے کی خواہش بھی ہو دنیا کے چند روزہ فائدوں سے بڑھ کر آخرت کی ابدی زندگی پر جس کی نظر ہو اللہ تعالیٰ تو وہاب (داتا) ہے وہ اتنا دیتا ہے اتنا دیتا ہے کہ انسان ہی اپنی تنگ دامانی کا شکوہ کرنے لگتا ہے ؎

ہزاروں در پھرا لیکن ملا نہ کچھ خادم
درِ کریم سے اتنا ملا اٹھا نہ سکا

اللہ تعالےٰ نے اپنے اطاعت گزار اور فرمانبردار بندوں کو زمین میں اقتدار بھی عطا فرمایا ہے اور ان کے لئے سامان معیشت بھی فراہم کر دیتا ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے۔

ولقد مکنٰکم فی الارض وجعلنا لکم فیھا معایش ط قلیلا ما تشکرون [۱۰]

"اور بے شک ہم ہی نے تم کو زمین پر با اقتدار بنا کر بسایا اور یہاں تمہارے لئے سامانِ معیشت بھی فراہم کر دیئے مگر تم لوگ ہو کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔"

قانون الٰہی میں کسب معاش کے لئے جائز و ناجائز، حلال و حرام کے حدود و قیود مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ اسلام ان حدود سے متجاوز ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

یاایھا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم قف (آیت ۲۹)

"اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ بلکہ باہمی رضامندی سے تجارت کی راہ سے نفع حاصل کرو۔"

اس حکم کے تحت لوٹ کھسوٹ، دھوکہ دہی، یا فریب کے ذریعہ ایک دوسرے کا مال ہتھیانے کی سختی سے ممانعت کر دی گئی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو یا جس ذریعہ معاش کو حلال قرار دیا ہے وہی طیب ہے اور اس کی خلاف ورزی شیطانی اعمال ہیں جو ناجائز اور حرام ہیں۔ اس پر عمل کرنے کی تاکید ان الفاظ میں فرمائی گئی ہے۔

یاایھا الناس کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً ۝ ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن ط انه لکم عدو مبین [۱۶۸]

"لوگو! زمین میں جو حلال چیزیں اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

ہادی برحق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"بہترین عمل حلال روزی کمانا ہے۔ حلال روزی طلب کرنا ایسا ہے جیسے خدا کی راہ میں بہادری سے لڑنا اور جو شخص حلال روزی حاصل کرنے کی کوشش کر کے تھک کر رات کو سو جائے تو خدا اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ حرام روزی سے پرورش پایا ہوا گوشت اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کو آگ میں ڈال دیا جائے۔"

حرام ذرائع سے مال حاصل کرنے کے بے شمار شعبے ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:۔

رشوت۔ خیانت۔ چوری۔ مال یتیم۔ ناپ تول میں کمی۔ فحش کاروبار، قماربازی اور شراب کی خرید و فروخت وغیرہ۔ اسلام نے ان تمام ذرائع سے کسب معاش کو حرام قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم

---

۱ الاعراف پارہ ۸
البقرہ پارہ ۲

---

۱ النور پارہ ۱۸
۲ النساء پارہ ۵
۲ البقرہ پارہ ۲

بالباطل وتدلوا بها الى الحكام
لتاكلوا فريقًا من اموال الناس
بالاثم وانتم تعلمون (۱۸۸)

"اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناروا طریقے سے نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس غرض کے لئے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔"

اس آیت شریفہ میں حاکموں کو رشوت دے کر ناجائز فائدہ اٹھانے اور جان بوجھ کر دوسرے کے مال کو ہڑپ کر جانے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ دوسروں کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر جھوٹے مقدمات دائر کر کے عدالتوں سے اپنے حق میں فیصلہ کرانے کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر تم میں سے کوئی میرے پاس مقدمہ لائے اور اپنی چرب زبانی سے دوسرے فریق پر غالب آجائے اور میں پیش کردہ دلائل کی روشنی میں کوئی فیصلہ کر دوں اس طرح اپنے کسی بھائی کے حق میں سے کوئی چیز تم میرے فیصلہ کے ذریعہ بھی حاصل کر لو تو یاد رکھو تم نے جو کچھ حاصل کیا ہے، وہ دوزخ کا ایک ٹکڑا ہوگا۔"

یتیموں کا مال کھانے والوں کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

انّ[1] الذین یاکلون اموال الیتمٰی
ظلمًا انما یاکلون فی بطونھم
نارًا ط وسیصلون سعیرًا (۱۰)

"جو لوگ ظلم کرتے ہیں اور یتیموں کا مال کھاتے ہیں درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔"

اسی طرح ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

ویل[1] للمطففین (۱) الذین اذا
اکتالوا علی الناس یستوفون (۲)
واذا کالوھم او وزنوھم
یخسرون (۳)

"تباہی ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لئے جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب دوسروں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انہیں گھاٹا دیتے ہیں۔"

خصوصاً ایسے لوگ ہاتھ کی صفائی دکھا کر ہر خریدار سے تھوڑا تھوڑا مال اڑا لیتے ہیں وہ اپنے آپ کو جہنم کے راستے پر ڈال دیتے ہیں۔ تجارت میں حلال روزی اور برکت ہے مگر ایسے لوگ اس پیشۂ حلال سے بھی حرام روزی کھاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں آخرت کا خوف نہیں ہے۔ شراب اور جوے کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا:

یاایھا[2] الذین امنوا انما الخمر
والمیسر والانصاب والازلام
رجس من عمل الشیطٰن
فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (۹۰)

"اے ایمان والو! یہ شراب اور جوا، یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے اجتناب کرو تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔"

اس حکم میں غیر اللہ کے آستانوں پر نذر و نیاز توہم پرستانہ فال گیری قرعہ اندازی، ہر قسم جوا، سٹہ اور شراب کے سارے کاروبار شامل ہیں۔ اسلام میں ناجائز اور حرام ذرائع سے معاش کے حصول کی مطلق گنجائش نہیں جن میں سے چند کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح ناجائز اور حرام کاموں میں مال کے خرچ کرنے کا بھی کوئی جواز نہیں حلال ذرائع سے مال و دولت کا حصول جائز تو ہے لیکن ارتکاز دولت کی تب بھی اجازت نہیں۔ حقوق العباد ادا کرنے کی جگہ جگہ مسلسل تاکید آئی ہے۔ والدین کے حقوق۔ بیوی بچوں کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، اہل محلہ کے حقوق، شہر والوں اور اہل ملک کے حقوق پھر بین الاقوامی حقوق کی ادائیگی کی اہم ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ مال و دولت کی زکوٰۃ۔ صلہ رحمی، صدقہ و خیرات اور انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ۔ غرض کہ تقسیم دولت کا اسلام نے ایک فطری قابل عمل اور ایسا بہترین سسٹم رائج کر رکھا ہے کہ جس کی مثال دنیا کے کسی معاشی نظام میں نہیں ملتی۔ مال و دولت کو جمع کرنے اور خرچ نہ کرنے والوں کو سختی سے ڈرایا گیا ہے اور بڑے اندوہناک انجام کی خبر دی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

والذین[1] یکنزون الذھب
والفضۃ ولا ینفقونھا فی
سبیل اللہ فبشرھم بعذاب
الیم (۳۴) یوم یحمٰی علیھا
فی نار جھنم فتکوٰی بھا
جباھھم وجنوبھم و
ظھورھم ط ھذا ما کنزتم
لانفسکم فذوقوا ما کنتم
تکنزون (۳۵)

"جو لوگ سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو دردناک سزا کی بشارت دے دیجئے۔ قیامت کے دن اسی سونے اور چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ خزانہ جس کو تم نے جمع کر رکھا تھا۔ لو اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔"

النساء پارہ ۴

۱۔ المطففین پارہ ۳۰
۲۔ المائدہ پارہ ۷

۱۔ التوبہ پارہ ۱۰

شہر شہر سے — ترتیب قمر ہاشمی

ملک میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والی جماعتیں سامراجیوں اور کمیونسٹوں کے ہاتھ مضبوط کر رہی ہیں۔

جمعیتہ پنجاب کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی قراردادیں

۲۶ ستمبر قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں زیر صدارت مولانا عبید اللہ انور جمعیۃ پنجاب کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

ا۔ نظام مصطفےٰ کے قیام کے۔ لئے مندرجہ ذیل ابتدائی اقدامات کئے جائیں۔ ناچ گانے پر پابندی لگائی جائے۔ فحاشی کے اڈے بند کئے جائیں۔

(الف) فحش فلموں اور فحش لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے۔ اسلامی سزائیں نافذ کی جائیں۔

(ب) مارچ ۱۹۷۷ء کے منشور کے مطابق مزدوروں اور کسانوں کی اکثریت کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔ مزدوروں کی چھانٹیاں بند کی جائیں اور ان کی اجرتوں میں اضافہ کیا جائے۔ یہ اجلاس افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ قومی اتحاد نے پرانے مالکوں کو صنعتیں واپس کرنیکا فیصلہ کر کے ان کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کیا لیکن کارخانہ داروں نے مزدوروں کی چھانٹیاں کر کے قومی اتحاد کے ساتھ دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس لئے ہم کارخانہ داروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مزدوروں کی چھانٹیاں فی الفور بند کریں اور زمینداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مزارعوں کی بے دخلیاں بند کر دیں۔

(ت) مجلس عاملہ کا یہ اجلاس محسوس کرتا ہے کہ نظام مصطفےٰ کے نفاذ اور اسلام کے غلبہ کے لئے تمام مذہبی جماعتوں اور فرقوں کا اتحاد ضروری ہے۔ ان حالات میں جو جماعتیں اور افراد ملک میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کی منظم کوشش کر رہی ہیں وہ بالواسطہ کمیونسٹوں اور کالے انگریزوں کے ہاتھ مضبوط کر رہی ہیں۔

ہم تمام مذہبی جماعتوں اور ان کے قائدین سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت اور ۱۹۷۷ء کی نظام مصطفےٰ کی تحریک کی طرح متحد ہو جائیں اور اسلام کے مکمل غلبے کے لئے جدوجہد کریں۔

(ث) مجلس عاملہ کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فی الفور صوبائی حکومتیں قائم کی جائیں تاکہ قومی اتحاد مؤثر طریقے سے کام کر سکے اور بگڑی ہوئی نوکر شاہی اور پولیس کا محاسبہ کر سکے اور لوگوں کے مسائل حل کرنے میں مدد دے سکے۔

جن حضرات نے اس اجلاس میں شرکت کی۔

قاضی نور الحق قریشی	مولانا قاری عبد السمیع
مولانا محمد رمضان	” محمد لقمان صاحب
حافظ محمد صادق	” شفیع

مرزا غلام نبی جانباز کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں تنظیمی امور کے علاوہ مندرجہ بالا قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

دعائے صحت کی اپیل:

جمعیتہ علماء اسلام کے انتہائی فعال اور معمر کارکن میاں عبد الرحمٰن نمبردار فاروق گنج کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ گذشتہ دنوں جمعیتہ علماء اسلام لاہور کے میاں عبد الرحمٰن (انارکلی) قاری عبد الحیٔ اعوان (پرانی انارکلی) نے ان کی عیادت فرمائی۔

جملہ احباب سے میاں صاحب کے لئے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

بقیہ: محمد افضل چیمہ چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کے نام

میں گذشتہ پچیس سال سے قرآن حکیم و حدیث شریف و عربی زبان ایک گوشۂ عافیت و گمنامی کی فضا میں پڑھا رہا ہوں۔ میں یہ خدمت بغیر کسی معاوضہ کے کر رہا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوں۔ تعلیمی و تدریسی تجربہ زبردست ہے۔ چونکہ مجھے فطرتی طور پر علمی میدان میں دلچسپی نمایاں شوق و ذوق ہے جو مجھے کشاں کشاں آگے بڑھا رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی سربراہی میں اسلامی نظریاتی کونسل قرآن حکیم و عربی زبان کو مؤثر طور پر پاکستان کے ہر شعبۂ حیات میں جاری و ساری کرے گی۔

اللّٰھم لاتُسلط علینا بذنوبنا
مَن لایُصیح حالنا ولا یرحمنا

اے اللہ ہم پر حکمران وہ نہ بنا جو ہماری اصلاح حال نہیں کرتے اور نہ ہی وہ رحم کھاتے ہیں۔

مخلصکم الخادم

پروفیسر محمد اقبال خان ندوی

محمد افضل چیمہ

چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل

کے نام

محترم پروفیسر محمد اقبال خان ندوی صاحب دار العلوم ندوۃ العلماء اور دار العلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رح کی خدمت میں بھی بارہ برس تک حاضری دیتے رہے ہیں۔ علاوہ اس کے انگریزی۔ فارسی، عربی اسلامیات اور ایل ایل بی بھی ہیں۔ متعدد حضرات ان کے علوم و فنون سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ موصوف ایک اعلیٰ پایہ کے ادیب جدید قدیم کلاسیکل عربی کے ماہر ہیں۔ ان کو فطرتی شوق و ذوق ہے۔ ان کے نزدیک نظریہ پاکستان ایک اعلیٰ و ارفع مقاصد جلیلہ کا حامل ہے۔ وہ جس جگہ پر بھی ہوں عربی زبان و قرآن حکیم و حدیث شریف، فقہ اسلام کی اشاعت کے لئے کمربستہ رہتے ہیں۔ موصوف قرآن حکیم کے دلدادہ حدیث شریف کے گرویدہ فقہ اسلام میں خاص مہارت حاصل ہے۔ ان کی تڑپ و بیقراری یہ ہے کہ موجودہ حکومت جو شریعت و قانون اسلام کو نافذ کرنے کا تہیہ کیے ہوئے ہے یہ نظریہ پاکستان کا ایک اعلیٰ مقصد با معنی مفہوم ہے" لیکن اس کے ساتھ ایک ایسی مشہور جماعت علماء کی ہونی چاہیئے جو دستور اسلام میں درک رکھتی ہو چونکہ ملت بیضاء میں ہر آدمی بیضا نہیں بنا سکتا علماء کا مقام بہت ہی بلند ہے۔ وہ کسی طبقہ و شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں، بہر صورت ان کی خدمات سے ضرور مستفید ہونا چاہیئے۔ علماء و فضلاء کے ←

← ہوتے ہوئے خود غرض عناصر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے "خیرکم من تعلم القرآن وعلمه" تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن حکیم کو پہلے خود سیکھتا ہے پھر دوسروں کو سکھاتا ہے۔ یہ روز روشن کی طرح حقیقت ہے کہ اگر ہم نے قرآن حکیم کی تعلیم کو ہر شعبۂ حیات میں اپنا شعار بنا لیں تو وہ دن دور نہیں کہ ہم اوج ثریا کے ہمنوا ہوں گے۔ زیر عرش ہمارا ابھرا ہوگا۔ فرش ارض پہ ہمارا نام ہوگا۔ فاما بنعمة ربک فحدث۔ اٹھو اے پیغمبر خاتم النبیین دنیا میں اپنے پروردگار کی ودیعت کردہ نعمتوں کا چرچا کر کے ولولہ پیدا کرو۔

محترم اقبال ندوی اس سے قبل ......

پاکستان میں ہائیکورٹ و سپریم کورٹ کے ججوں کو عربی سکھانے کے لئے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق، سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب انوار الحق صاحب اور لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جناب مولوی مشتاق حسین صاحب کو جیوڈیشل عربی اکیڈمی کے قیام کے لئے خطوط تحریر کر چکے ہیں۔

مندرجہ ذیل خط انہوں نے ۹ دسمبر ۱۹۷۷ء کو تحریر کیا ہے جو قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عزت مآب جب سے آپ کی قیادت میں اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل معرض وجود میں آئی ہے، اسی ساعت سے میں نہایت ہی شوق و بے حد جذبہ سے اس کی نظریاتی، عملی و سماجی اسلامی تشریعی و علمی، قانونی و اخلاقی معمولات کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ باری تعالیٰ کے حضور میں قوی امید ہے کہ آپ کی مسلمہ اہلیت و قابلیت و خلوص کے تحت و موثر قیادت مبنی بر ...... اصول وہ تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں گی جو اس مقدس راہ میں سنگِ گراں بنی ہوئی ہیں۔ جناب کی خدمت میں محتاط انداز سے کچھ معروضات پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

۱۔ گرامی قدر آپ جیسے فاضل قانون دان کو خطاب کرنا کسی معاملے میں یہ نہایت ہی "سوء ادب" کے مترادف ہے لیکن شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ حضور ؐ کے بعد خلفاء الراشدین کے عہد زریں میں یکے بعد دیگرے جب وہ خلافت کی مسند پر متمکن ہوئے تو ہر ایک نے "قبل کل شیء"، "یہی اعلان کیا" "میں تم میں سے ایک ہوں۔ آپ نے مجھے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم و قواعد و ضوابط کے مطابق منتخب کیا ہے، میری آپ سے استدعا ہے، اگر مجھ میں کوئی غلطی یا خامی پاؤ یا راہ راست الصراط المستقیم" سے ہٹ جاؤں تو علیکم ان تقوّمونی الی الصراط المستقیم" تمہارے پر فرض ہو جاتا ہے تو مجھے راہ راست پر لگاؤ۔ اگر میں اس کا اہل نہیں ہوں تو مجھ سے خلافتِ ربانی کی مسند سے الگ ہونے کا مطالبہ کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ رب العلمین میری نااہلیت و غفلت و جہالت" از ... القرآن الحکیم والحدیث الشریف" کی بناء پر مسئول و ذمہ دار ٹھہرائے کہ آپ کے عہد حکومت میں دریائے فرات کے کنارے پر ایک پیاسا کتا مر گیا۔ اس کی موت تمہارے غیر موثر انتظام، تساہلی و غیر ذمہ دارانہ دیکھ بھال کی وجہ سے عمل میں آئی ہے لہٰذا اس کے مسئول جوابدہ باری تعالیٰ کے حضور میں تم ہو" تو اس صورتِ حال میں میرا سب کچھ الکارت ہو کر بربادی میں چلا جائے گا۔"

۲۔ مجھے یہ تحریر کرنے میں بڑا ہی اعزاز و سعادت دارین ہے کہ آپ کی مؤثر قیادت و مستحکم سیادت میں نظریاتی کونسل" نے تمام مسلمانوں سے "تجدید میثاق" منانے و کرنے کی اپیل کی، یہ ایک معنی خیز و بر تر عہد ہے جو تاسیسِ عالم سے باری تعالیٰ نے اپنے مقربین سے لیا اور جنہوں نے یہ میثاق ابدی اللہ کے بندوں تک پہنچایا، اس کی افادیت و جامعیت کو کل نوع انسان کے لئے قرار دیا، تاآنکہ رحمت

کائنات جو جدید و قدیم دنیا کے سنگم در رحمۃ للعلمین ہیں اپنے "الاسراء" یعنی معراج کے دوران جب باری تعالے کے حضور میں فرش سے عرش پر بڑے جلال و جبروت کے ساتھ جبرائیل امین کی رفاقت کے ساتھ طمطراق کے انداز میں سدرۃ المنتہیٰ پہنچے تو جبرائیل امین نے رجعت قہقری اختیار کی۔ انہوں نے رحمت کائنات سے تقدیم کا اشارہ باری تعالیٰ کی طرف کیا۔ محبوب کائنات نے جبرائیل سے کہا۔

"یہ کیا ماجرا!"

"بس یہ آپ کا ہی حصہ ہے، میری مجال تقدیم کی نہیں ہے۔ اگر ایسا کروں تو میرے پر جل جائیں گے۔"

اگر یک سرِ موئے برتر پرم
فروغِ تجلی بسوزد پرم

قصۂ پارینہ طویل رقت انگیز رافت آمیز مدعا مختصر، مقصد دلاویز درد کائنات، برق تنا ور، نتیجہ بار آور صوت حرا محیط بکائنات چلتی پھرتی رحمت رب العلمین سے الوداعی تقریب میں کہتی ہے

"امتی امتی امتی"

رب العلمین رخصت کرتے وقت فرماتے ہیں "وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ" میرے محبوب عنقریب میں وہ کچھ دونگا جو آپ کی خواہش ہے۔ مجھ سے آپ مطمئن و آنکھ کی ٹھنڈک حاصل کریں گے۔ تو کیا آپ میری اس عطا و بخشش سے راضی و مطمئن و خوش ہو جائیں گے؟

رحمت للعلمین فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم باری تعالے کے حضور یوں مخاطب ہو کر جواب عرض کریں گے:

"یارَبّی اِذا لا ارضی وَ واحِدٌ من اُمتی فی النار" میرے محبوب! میں اس صورتحال میں ہرگز خوش نہیں ہوں گا، اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں جلتا رہا۔ جب تک میری تمام امت بالخصوص اور اگلی پچھلی امتیں بالعموم جہنم سے نجات حاصل نہ کریں مجھے اطمینان و سکون کبھی نہ ہوگا۔ جب وہ ہر پریشانی سے خلاص و نجات حاصل کریں گی تو بدرجہ اتم مشکور و مسرور ہوں گا۔"

یہ ہیں رحمۃ للعلمین جن کی رافت و رحمت ساری کائنات پر چھائی ہوئی ہے۔ مجھے یہ پڑھ کر خوشی بھی ہوئی ہے اور کچھ محسوس بھی کیا ہے کہ آجکل مسلمان صرف سال میں ایک دفعہ تجدید میثاق کریں گے، حالانکہ ہر مسلمان کو سال میں ایک ہزار آٹھ سو پچیس دفعہ یا ایک دن میں پانچ دفعہ اپنے خالق حقیقی کے سامنے "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" کہہ کر تجدید میثاق کرنا پڑتا ہے۔ یہی وہ تحفہ ہے جو رحمت کائنات کو تحفہ کے طور پر عنایت ہوا ہے۔ یہی وہ تحفہ ہے جو بندہ اپنے رب سے راز و نیاز کی صورت میں کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پکار پکار کر کہتا ہے "مانگو، دوں گا مایوس نہیں کروں گا، میری رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ کسی آن و وقت پر وہ بند نہیں ہوتے ہیں۔ صرف مخلص سائل کی ضرورت ہے لہذا ہر مومن مسلم کے لئے ایک دن میں پانچ دفعہ رب العلمین کے حضور پابندی کے ساتھ تجدید میثاق کرنا دہرانا فرض عین ہے۔ پاکستان کی آبادی ساڑھے سات کروڑ سے بھی متجاوز ہے۔ یہ عوام ہیں جب تک ہر مسلمان مرد ہر مسلمان عورت قرآن حکیم کی افہام تفہیم، سیکھنے و سکھانے و پڑھنے و پڑھانے مفاہیم و مقاصد و مطالب و معانی پر اپنی استعداد کے مطابق حاوی نہ ہوں، ان کی سمجھ میں "یہ تاسیس عالم" کا میثاق برتر، تجدید میثاق کے مفہوم و معنی و افادیت و جامعیت سے یکسر محروم رہیں گے، یہی وہ کتاب ہے جب صحرا کے ساربان نے حرا کی غار سے دُرِ یتیم نے لے سے "اقرأ" کی بازگشت سنی، سنوائی تو یہ ساربان جہان کے پاسبان ہو گئے۔ قیصر و کسریٰ کی شوکت جھک کر آداب کے ساتھ ریزہ ریزہ ہو کر نور ایمان سے مشرف ہو کر مینارۂ نور کی طرف لپکنے لگی، صوت الھادی ہی وہ ابدی صحیفہ ہے جو اس وقت قرآن حکیم کی شکل میں ساری نوع انسانی کے لئے ضابطۂ حیات ہے۔ قرآن حکیم پوری انسانیت سے پُر زور الفاظ میں کہہ رہا ہے کہ قرآن حکیم پڑھو، پڑھایا جائے۔ حدیث شریف کو پڑھو، پڑھایا جائے بالخصوص مسلمانوں سے یہ مطالبہ تاکیداً و فرضیت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ عالم اسلام کا انحصار ترقی کا و علو پر فشانی کا صرف و محض قرآن حکیم کی تعلیم و تعلم پر ہے۔ پاکستان کے عوام قرآن حکیم کی تفہیم سے یکسر بے خبر ہیں اگرچہ محروم نہیں ہیں۔ اس کا احساس صرف حکومت کو ہی ہونا چاہئے تھا مگر نہیں ہے۔ عام آدمیوں کی کمی ہے۔ اس کمی کی تلافی حکومت احساس کو اساس بنا کر پورا کر سکتی ہے۔ میں اس سلسلہ میں اپنی خدمات اسلامی نظریاتی کونسل کو پیش کرنے پر اپنے لئے ایک ابدی امارت تصور کرونگا۔ میں بہترین انسان کے انتخاب میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہوں۔

محترم! مسلمانوں بلکہ عالم اسلام کی ترقی، خوشحالی، اخلاقی، علمی، قانونی، سیاسی، سماجی تحقیقی بلکہ ساری دنیا کی کبھی مکمل نہیں ہو سکتی ہے جب تک اللہ کی آخری کتاب پر والہانہ انداز سے مکمل عمل نہ کیا جائے اور اس پر عمل اس وقت تک نہیں ہو سکتا ہے جب تک اس میں فہم و ادراک، تدبر نہ کیا جائے۔ عالم اسلام کی کمزوری قرآن حکیم کی تفہیم و تعلیم سے پہلوتہی و اعراض کا نتیجہ ہے یہی وہ کتاب حکیم ہے جن کے مضامین و تشریعی قانون و ضابطہ حیات نہ میں کبھی ماضی میں اور نہ ہی مستقبل میں خلل پڑنے والا ہے۔ یہ باعث ننگ ہے کہ ہم اس صحیفہ رحمت ابدی کو چھوڑ کر کسی اور دستور کی طرف اپنی نجات و خوشحالی و ترقی کے لئے راہ تلاش کریں اور نہ ہی یہ بات ہمیں بارآور ہو سکتی ہے کہ قرآن حکیم کی تلاوت بغیر تفہیم کی جائے جیسا کہ آج کل ہم کرتے ہیں گویا کہ قرآن حکیم کی عملی تعلیم سے ہم یکسر بے خبر و لاشعور ہیں بلکہ اس کی انہام کا فرض صغیر و کبیر پر ہے۔ مرد ہو یا زن اس میں برابر کے شریک ہیں۔ حکومت کا چپراسی ہو یا سربراہ مملکت اس کے مفاہیم کے داعی الی الحق کے شریک ہیں۔ یہ وہ کتاب کریم ہے جو دعوت سراپا ہدایت کی طرف دے رہی ہے جو دین حق کی رہنمائی کر کے کائنات و مکانات، عمل و حیات کی سیر کرا رہی ہے۔ یہی آخری صحیفہ

حق و آخری پیغام پوری کرۂ ارض انسانیت کے لئے ہے جس میں مسلمانوں و عالم اسلام کے لئے خیر ابدی و سعادتِ جاودانی بالخصوص عالم انسانیت کی نجات دہندہ ہے بالعموم!

اے ملت بیضا کے شیدائی! آغاز میں احادیث و قرآن حکیم کے حوالجات آپ کے مطالعہ کے لئے پیش خدمت ہیں۔ صرف ترجمہ و مؤثر مطلب مقصود ہے:

۱۔ "ان ھوالاذکر للعلمین" قرآن حکیم سارے کائنات کے لئے ایک ابدی نوٹ ہے جس سے نوعِ انسان ترقی کے منازل طے کرتا چلا جائے گا۔

۲۔ یہ ایک ایسی جہانگیر و ہمہ گیر جامع مضامین کی کتاب ہے جس کو اے میرے محبوب آپ کی طرف اتارا تاکہ نوع انسان اس کے مفہوم و مضامین احکام قانون کو اچھی طرح غور و فکر کرے۔

۳۔ لازمی بات یہ بھی کہ اس قرآن حکیم کو میں نے عربی زبان میں اتارا تاکہ تم اے دنیا والو! عربی زبان ہی میں اس مفاہیم و اغراض و مقاصد کو سمجھ کر فرش سے عرش تک رسائی حاصل کرو۔ "القرآن الناطق"

قرآن حکیم پر حدیث ناطق یہ ہے

۱۔ اے دنیا والو بالخصوص مسلمانو! تم میں سے بہترین وہ شخص اس کرۂ ارض پر ہے جو خود قرآن حکیم کی تعلیم و تفہیم کو سیکھتا ہے پھر وہ دوسروں کو قرآن حکیم کی تعلیم و تفہیم شب و روز سکھاتا ہے، عرش جھکتا ہے کائنات کروٹ بدلتی ہے پھر منزل ملتی ہے۔

۲۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ اس قرآن حکیم کے ذریعہ سے کچھ ایسے لوگوں کو جو اس کی تعلیم و تفہیم سے سرشار ہیں فرش سے علو عرش تک بلند سے بلند ترین کر دیتا ہے جب کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جو اس کی تعلیم و تفہیم سے بے بہرہ و حال ہیں ان کو علو عرش سے منظرور کر کے فرش اسفل تک پہنچا دیتا ہے۔

۳۔ تم اپنے اندر قرآن حکیم و حدیث شریف و قانون اسلام کی افہام و تعلیم کا بے پناہ جذبہ پیدا کرو قبل اس کے کہ تم حکومت یا کسی سماجی یا نجی ادارہ میں بحیثیت ایک ذمہ دار افسر یا کسی اور منصب پر تم فائز ہو جاؤ۔

۴۔ قرآن حکیم و حدیث شریف، فقہ و اسلامی قانون کی تعلیم کے زیور و مفہوم سے آراستہ پیراستہ ہو جاؤ قبل اس کے کہ تم حکومت کے سربراہ یا افسر ذمہ دار یا سپاہی یا کمانڈر انچیف کا منصب یا کسی نجی و سماجی ادارہ کا سربراہ یا کسی عدالت عالیہ کا جج یا سربراہ بنو۔ بالفرض محال! اگر ایک دفعہ کوئی بھی منصب حکومت میں یا کسی اور جگہ حاصل ہو گیا تو ہماری اہلیت و صلاحیت و قابلیت و فراست مقام ظن ہو گی اور یہ علم حاصل کرنے سے بھی عاری ہو جائیں گے۔

۵۔ قرآن حکیم و حدیث شریف، فقہ، اسلامی قانون کو سمجھنے کا اچھی طرح ایک ذریعہ جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب و عجم کے لئے حتمی طور پر مخصوص کیا ہے وہ ہے عربی زبان۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "عربی زبان کو نہایت ہی دلچسپی کے ساتھ حاصل کرو، پڑھو، کیونکہ یہ عربی زبان تمہارے دین و دنیا کا ایک لازمی جز ہے جس کے بغیر ساری قومیں ادھوری رہ جاتی ہیں۔

۶۔ اے اللہ میری امت کو تعلیم و تدریس ان کو اور ان کی نسل کو آغاز کرنے کی توفیق ارزاں دے۔

۷۔ رحمۃ للعلمین فرماتے ہیں مسلمانو! اس قرآن حکیم کو اچھی طرح پڑھو۔ اس کو تجارت سمجھ کر مت کھاؤ اور نہ ہی اس کے مفاہیم و مضامین احکام سے بے رخی اختیار کرو۔ اور نہ ہی ان میں مبالغہ آمیزی سے کام لو۔

۸۔ حضرت امام حسن رض بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو تم سے پہلے لوگ تھے انہوں نے قرآن حکیم کو اپنے پروردگار کی طرف سے پیام آخری تصور کیا تو ان کی حالت یہ تھی کہ قرآن حکیم کو رات بھر غور و فکر اور اس کے احکام و قوانین پر تفقہ کرتے اور دن بھر اس کے مضامین و آیات و قوانین پر تحقیقات فرماتے۔

۹۔ حضرت عباس رض فرماتے ہیں حامل قرآن ہی اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا ہوتا ہے۔

۱۰۔ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تو باری تعالےٰ نے منجملہ عطیات میں سے جس کی خبر دی وہ یہ ہے۔ رحمت عالم فرماتے ہیں " دنیا والو! تمہارا اللہ ہر رات کو آسمان دنیا پر اس وقت نزول فرماتا ہے جب نصف رات گزر جاتی ہے تو باری تعالےٰ فرماتے ہیں" ہے کوئی پکارنے والا مانگنے والا تو میں اس کی پکار کو جواب دوں، اور اس کی مانگ کو پورا کر دوں" (الامر آء) تعاھدُ وا ھذا القرآن۔ اس قرآن کے احکام کی خوب دیکھ بھال کرو۔ اپناؤ۔ حکمران و جہانبان بن جاؤ۔ جناب والا جب تک قرآن حکیم کی تعلیم و عربی زبان کی تعلیم ابتدائی مرحلہ سے لے کر یونیورسٹی کے مرحلہ تک ہر ایک شعبہ میں خواہ وہ سائنس ہو یا انجینئرنگ، وہ ایک گلی کا کھیلنے والا ہو یا کالج کا، غرضیکہ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہ رہ جائے جہاں قرآن و حکیم و عربی زبان کی تعلیم نہ دی جاتی ہو۔

اے امت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی! تمنا مختصر سی ہے تمہید طولانی! تمہید کو نظر انداز کرتا ہوں۔ اصلی مقصد و مدعا صرف یہ ہے کہ قرآن حکیم جس کے بارے میں کسی یورپی عالم نے کہا ہے: "دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن حکیم ہے۔ اس کے بعد وہ فرماتے ہیں حسرت کے ساتھ کہ دنیا میں سب سے کم تر سمجھی جانے والی بھی یہ قرآن حکیم ہے۔" افسوس کتنا دکھ، کتنی بے بسی حسرت کے ساتھ کہنا ہے کہ اپنے احساسات کی ترجمانی کرنے آتی ہے لیکن ترجمان قرآن حکیم کہیں نہیں ملتا ہے۔

بقیہ صفحہ 19 پر

ندیم اقبال اعوان اور میاں محمد اجمل قادری ۳۰ نومبر ۷۰ء تک بالترتیب قائمقام صدر اور ناظم عمومی

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان مقرر کر دیئے گئے

صوبہ پنجاب کے تمام اضلاعی انتخابات ۱۳ اکتوبر تک مکمل کر لئے جائیں گے۔ (عبدالرؤف ربانی)

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۳۰ نومبر ۷۰ء تک جناب ندیم اقبال اعوان اور میاں محمد اجمل قادری جمعیۃ طلباء پاکستان کے بالترتیب قائمقام مرکزی صدر اور ناظم عمومی کے فرائض سرانجام دیں گے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جناب میاں محمد عارف اور مرکزی ناظم عمومی جناب محمد فاروق قریشی نے ان دونوں حضرات کو ذمہ داریوں سے آگاہ کر دیا ہے۔ نئے عہدیداروں نے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ دریں اثنا دونوں قائمقام راہنماؤں نے ایک پیغام میں امید ظاہر کی ہے کہ وہ انشاء اللہ اس عبوری مدت میں اپنی ذمہ داریوں کو بہ احسن سرانجام دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

صوبائی اضلاعی انتخابات:

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی کنوینگ کمیٹی کے چیئرمین جناب عبدالرؤف ربانی نے صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کے کنوینرز کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں ۱۳ اکتوبر تک انتخابات مکمل کروالیں۔ اور معاونت سازی کی کاپیاں مع فنڈز کے مرکزی دفتر ارسال کریں۔ یاد رہے کہ کسی بھی شاخ کے انتخابات اس وقت تک قابلِ قبول نہیں ہوں گے جب تک معاونت سازی کے فارم اور رقم مرکزی دفتر نہیں پہنچ جاتی۔

بلوچستان:

جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان کی کنوینگ کمیٹی کے چیئرمین ملک سکندر خان عیسیٰ خیل نے اپنی ماتحت کمیٹی کا اعلان کر دیا ہے جنکے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ غلام رسول مینگل　معاون مشیر خاص طالبعلم نیشنل انجینئرنگ کالج کراچی

۲۔ اسحٰق عبداللہ بنوی　معاون برائے اطلاعات طالبعلم گورنمنٹ آرٹس کالج

۳۔ عبدالخالق　معاون برائے امور ضلع ژوب لورالائی، کوہلو ایجنسی۔ طالب علم ڈگری کالج ژوب

۴۔ محمد سلیمان اڑد　معاون برائے امور بسی ڈویژن۔ طالب علم ڈگری کالج مستونگ

۵۔ عبدالغفار ربانی　معاون برائے مکران ڈویژن مدرسہ مفتاح العلوم

۶۔ عبدالغفور حیدری، معاون برائے قلات ڈویژن

۷۔ محمد قاسم شابوری　معاون برائے مالیات اور امور ضلع کوئٹہ

۸۔ عبداللہ مینگل　معاون برائے امور ضلع چاغی، ڈگری سائنس کالج کوئٹہ

دریں اثنا جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ گوال اسمٰعیل زئی ضلع ژوب کے انتخابات زیر نگرانی ضلعی راہنماؤں جمالدین اور اعوال خان منعقد ہوئے اور درج ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر : خیر محمد
نائب صدر : شمس الدین
ناظم عمومی : عبدالرشید
ناظم : شیر محمد
ناظم مالیات : عبداللطیف

مجلس شوریٰ:-

ضمیر الحسن۔ شمس الدین۔ جہانگل۔ رحمت اللہ عبدالستار۔

برائے ضلعی مجلسِ عمومی

شمس الدین۔ جمالدین۔ خداداد

مستونگ:

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام ضلع قلات کے صدر عبدالغفور حیدری اور صوبائی قائمقام ناظم عمومی سلیمان اڑد نے مستونگ کے مختلف یونٹوں کا دورہ کیا۔ اپنے دورے کے دوران ان راہنماؤں نے ڈگری کالج مستونگ کے طلباء کے وفد سے ملاقات کی۔ بعد ازاں ہائی سکول مستونگ میں طلباء کے کثیر اجتماع سے خطاب کیا۔ بعد ازاں مدرسہ جامعہ نصیریہ میں جمعیۃ کے کارکنوں سے خطاب کیا اور وہاں انتخاب عمل میں لایا گیا جس کے مطابق

صدر : عبدالرحیم
ناظم عمومی : خلیل الرحمٰن
مالیات : دین محمد، منتخب ہوئے۔

نوشکی (بلوچستان)

جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر بی۔ ایس۔ او سے مستعفی ہو کر درج ذیل طلباء نے جمعیۃ طلباء اسلام میں باقاعدہ شمولیت کا اعلان کیا ہے:۔

قاضی عبدالسلام۔ اے حمید۔ عبدالرحمٰن

عبداللہ جان بلوچ ۔ عبدالرحیم ۔ احمد جان ۔ محمد اقبال نور محمد ۔ ثناء اللہ ۔ عنایت اللہ ۔ نقیب احمد ۔ مقامی ناظم عمومی حسین احمد نے شمولیت اختیار کرنیوالے طلباء کا خیر مقدم کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ دستور کے مطابق اسلامی اقدار کے احیاء کے لئے یہ جدوجہد کریں گے ۔

ضلع گوجرانوالہ (انتخاب)

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس دفتر جمعیۃ طلباء اسلام گوجرانوالہ میں زیر صدارت حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب منعقد ہوا ۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی مرکزی قائمقام صدر جناب ندیم اقبال اعوان تھے ۔ حافظ مصباح صاحب کی تلاوت سے کاروائی کا آغاز ہوا ظفر نبین بٹ نے سابقہ مختصر سی رپورٹ پیش کی اس کے بعد جناب ندیم اقبال اعوان نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور انتخاب کا طریقہ کار بیان کیا اور سابقہ باڈی کو توڑ کر آئندہ دو سال کے لئے درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا :

صدر : محمد فاروق شیخ
نائب صدر اول : عبدالوحید شہزاد
" دوم : رائے محمد گلزار
ناظم عمومی : ظفر نبین بٹ
ناظم اول : حافظ محمد مصباح تبسم
" دوم : محمد شعیب الدین
" اطلاعات : سیف اللہ خالد
" مالیات کا انتخاب صدر اور ناظم عمومی کے مشورہ سے ہوگا ۔

گکھڑ (ضلع گوجرانوالہ)

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے کارکنان کا ایک انتخابی اجلاس گذشتہ روز جمعیۃ کے مقامی دفتر میں زیر صدارت ملک عبدالشکور صاحب منعقد ہوا اور درج ذیل عہدیداران منتخب کیے گئے ۔

صدر : عمران شاہد رانا
گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ
نائب صدر : عارف حنیف جوئیہ
گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ
ناظم عمومی : وسیم یعقوب بٹ ۔ گورنمنٹ کمرشیل کالج گوجرانوالہ
ناظم اول : عبدالوحید کھوکھر ۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ
" دوم : عبدالجبار ، مدرسہ تجوید القرآن گکھڑ منڈی
" اطلاعات : جعفر مسعود بٹ
گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ

پاکستانی قومی اتحاد صوبہ پنجاب کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے اجلاس میں شرکت کی اور طلباء سے حلف وفاداری لیا ۔

سرحد جمعیۃ کا اہم اجتماع :

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان صوبہ سرحد سے متعلق سرکردہ احباب کا اہم اجتماع ۔ ۱۱ اکتوبر بروز منگل صبح نو بجے دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پشاور میں منعقد ہو رہا ہے ۔ احباب کو دعوت نامے جاری کردیئے گئے ہیں ۔ بروقت تشریف لا کر صوبائی تنظیمی کمیٹی کے انتخاب میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں ۔ اجلاس میں مرکزی صدر جناب میاں محمد عارف بھی شرکت کریں گے ۔

اظہار تعزیت :

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع اٹک کے کنوینر جناب حسین احمد قریشی نے ایک بیان میں حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور اسے قوم اور اسلام کے لئے ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے ۔

دریں اثنا جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم عمومی جناب اسلم شیخ اور میرپور خاص کے ناظم عمومی جناب محمد شاہد راجپوت نے بھی حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار

[illegible] کیا ہے ۔

بقیہ : دار العوام اور مسائل

کی انتہاء بلندیوں کو پہنچیں گی جب وہ اس کی تعلیم کا مفہوم سمجھ کر عمل پیرا ہوں گے جب کہ دوسرے لوگ جو کہ اس کی تعلیم سے بے خبر اور بے معنی و مفہوم سے نہیں پڑھتے عمل نہیں کرتے ان کو ایسی پستی میں لٹا دیتا ہے جہاں وہ آپس میں جنگ آزما رہے ہیں ۔ خدا کی برکتیں و رحمتیں یکسر مفقود ہو جاتی ہیں ۔ ملک و قوم کی حالت غیر یقینی ہو کر رہ جاتی ہے ۔ یہ ایک قسم کا عذاب ہے ۔ حضرت علی رض فرماتے ہیں "اے قرآن حکیم کے علمبردارو ! قرآن حکیم کی تعلیم اپناؤ اور کرۂ ارض انسانیت کو معراج انسانیت کی طرف لے جاؤ ۔ ایک چوکیدار سے لے کر صوبائی و قومی اسمبلی کے ممبر و سربراہ مملکت کے لئے قرآن حکیم کا لازمی و قطعی حکم بقول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تفقھوا قبل ان تسودوا قرآن حکیم و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کمال اہلیت صلاحیت و قابلیت پیدا کرو ۔ اپنی کسی سرکاری ملازمت سے پہلے خواہ یہ عہدہ چوکیدار کا ہو یا سربراہ مملکت کا ۔ خواہ یہ عہدہ کسی معمولی سپاہی کا ہو یا کمانڈر ان چیف کا ؟ دوسری حدیث امام شافعی رض تفقہ قبل ان ترأس فاذا رأست فلا سبیل ربی التفقہ علم قانون دستور حیات قرآن حکیم و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ صلاحیت و قابلیت پیدا کرو پیشتر اس کے تم صدر یا افسر یا میر یا اور کچھ بن جاؤ ۔ اگر ایک دفعہ یوں ہی کسی نہ کسی طریقہ سے بن گئے ۔ تو افہام و تفہیم قرآن کا اللہ ہی حافظ ۔ میری دعا ہے کہ آپ ایسے مجاہد کے زریں عہد عبوری میں اللہ کا قانون نافذ ہو ۔ آمین

اللھم لا تسلط علینا بذنوبنا من لا یخافک ولا تسلط علینا من لا یرحمنا ۔ اے اللہ ہم پر وہ حکمراں نہ بنا جو ہمارے گناہوں کی وجہ سے جو تجھ سا ڈرتا نہیں ہے اور اے اللہ ہم پر وہ حکمراں نہ بنائے جو ہم پر رحم نہیں کرتا ہے ۔

پروفیسر محمد اقبال خاں ندوی
چیئرمین اسلامک ٹیڈریک اکیڈمی انارکلی لاہور

دار العلوم اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں۔ ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دار العلوم و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

اساتذہ کی تنخواہ پچھتر روپے ماہوار؟

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے میں مارشل لاء حکام اور محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کے تحت تنظیم المکاتب کا شعبہ بہاولپور ڈویژن میں رائج ہے جس کو رائج ہوئے عرصہ بیس سال گذر گئے ہیں۔ جن کے اساتذہ کو ماہوار تنخواہ پچھتر روپے ملتی ہے۔ جبکہ دوسرے اسکولوں کے برابر کام کرتے ہیں۔ دینی تعلیم کے علاوہ دنیاوی تعلیم پرائمری تک بھی دیتے ہیں۔ اندازہ لگائیے اس ترقی یافتہ مہنگائی کے دور میں ہمارا کیا حال ہوگا۔ ہم غریبوں پر بہت بڑا ظلم ہے۔ ہم انصاف کے خواہاں ہیں۔ ہمیں انصاف دیا جاوے۔ ہماری خدا کے سوا کوئی سننے والا نہیں ہے۔

ہم اساتذہ وفاقی وزیر تعلیم اور خصوصاً ڈائریکٹر تعلیمات بہاولپور جناب سید بشیر حسین بخاری کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ ہماری تنخواہیں بڑھائی جائیں۔

ماسٹر خلیل احمد، نزد پوسٹ آفس منچن آباد
ضلع بہاولنگر

161

مقدمات واپس لئے جائیں۔

گذشتہ شمارہ میں صفحہ ہذا میں مذکورہ بالا عنوان سے جو مراسلہ شائع ہوا تھا اس سے متعلق ہمیں محترم خالد محمود صاحب ایڈووکیٹ نے ان گرفتار شدگان کے مقدمات مع دفعات و تعداد بھی ارسال کی ہے جو درج ذیل ہے۔

۱۔ سرکار بذریعہ رئیس احمد خاں ایس۔ ایچ۔ او/ ایس۔ آئی تھانہ قبولہ زیر دفعہ $\frac{۳۰۷}{۴۳۶}$ / $\frac{۴۲۷}{۴۵۴}$ / ۱۸۸ = پ $\frac{۱۴۸}{۱۴۹}$ مقدمہ ہذا تحریک ختم نبوت کے دنوں میں قائم کیا گیا تھا جو کہ ابھی تک واپس نہیں لیا گیا ہے۔ اس مقدمہ میں ۱۶۔ افراد کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری ہو چکے ہیں۔ مقدمہ مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ پاکپتن کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

۲۔ سرکار بذریعہ خادم حسین تھانہ ملکہ ہانس مجرم زیر دفعہ $\frac{۳۰۷}{۴۵۲}$ / $\frac{۵۰۶}{۱۴۸}$ / ۱۴۹ = پ مقدمہ ہذا میں دس کارکنوں کے وارنٹ جاری ہو چکے ہیں۔

۳۔ سرکار بذریعہ راؤ شاد محمد SHO / S.I تھانہ عارف والا مجرم زیر دفعہ $\frac{۳۰۷}{۴۳۶}$ / $\frac{۳۳۲}{۳۵۳}$ / $\frac{۱۴۸}{۱۴۹}$ = پ مقدمہ ہذا ۲۲ اپریل ۷۷ء کو قومی اتحاد کی اپیل پر پہیہ جام ہڑتال والے دن نکالے جانے والے جلوس کے سلسلے میں ۴۰ افراد کو گرفتار کر کے قائم کیا گیا۔ مقدمہ کی واپسی کے لئے ڈی۔ ایم کو درخواست گذاری گئی مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔

[مذکورہ عنوان "مقدمات واپس لئے جائیں" کے تحت شائع ہونے والے مراسلہ کی وضاحت اور تشریح کے مراسلہ نگار جناب قاضی خالد محمود ایڈووکیٹ عارف والا ذمہ دار ہیں۔
(ادارہ)]

کوٹلہ مغلاں کے چند اہم مسائل:

کوٹلہ مغلان اہم ترین قصبہ ہے لیکن ہنوز ہائی اسکول، پختہ سڑک اور بجلی جیسی بنیادی چیزوں سے محروم ہے

۱۔ اس کے اسکول کا سنگ بنیاد ۱۹۲۸ء کو رکھا گیا تھا اور اس وقت سے نہایت ہی کامیابی سے چل رہا ہے اور اب بھی طلباء کی تعداد تحصیل بھر کے دیگر مڈل سکولوں سے کہیں زیادہ ہے۔ نیز اس وقت سے قائم شدہ دیگر سکول ہائی سکول کا درجہ حاصل کر چکے ہیں مگر صرف یہی بدنصیب مڈل اسکول ہے جسے ہائی کا درجہ حاصل نہیں ہو سکا۔ بہت سے غریب نادار طلباء اخراجات نہ برداشت کرنے کی بناء پر تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔

۲۔ جامپور سے کوٹلہ مغلاں تک کی کچی سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ برسات کے موسم میں سڑک پر پانی جمع ہو جاتا ہے۔

۳۔ پچھلے دھاندلی الیکشن کے عین موقع پر پیپلز پارٹی کے نمائندہ وزیر بجلی نے کھمبے نصب کروائے تھے مگر تا دم تحریر نہ وائرنگ ہوئی نہ بجلی کی سپلائی۔

اہل علاقہ ہذا کا قومی حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ مندرجہ مسائل جلد از جلد حل کئے جائیں۔

ابو العتیق شبیر محمد رفیق
کوٹلہ مغلاں، ضلع ڈیرہ غازیخان

اسلامی نظام نافذ کیا جائے:

میں آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق اور صدر پاکستان قومی اتحاد حضرت مولانا مفتی محمود سے مطالبہ کرتا ہوں کہ پاکستان میں جلد از جلد اسلامی نظام کو عملی شکل میں نافذ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور صدر پاکستان قومی اتحاد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دو علیحدہ علیحدہ برقیئے ارسال کئے جا چکے ہیں۔ میں مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں کہ اس نظریاتی مملکت میں جو کہ صرف اور صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آئی تھی اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

محمد نعیم بادشاہ
جنرل سیکرٹری تنظیم المسلمین پاکستان
گلی ۲۲-A عزیز روڈ، احاطہ تھانیدار، لاہور

بجلی کا ناقص انتظام:

میں آپ کے مؤقر جریدہ کی وساطت سے L.D.A حکام کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ لاہور کی ایک اہم تجارتی منڈی لنڈا بازار میں ہر طرف کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔ سارا دن بجلی کی آنکھ مچولی ہوتی ہے۔ سٹریٹ لائٹ عرصہ سے خراب ہے، محکمہ کو کئی بار درخواست دی گئی لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی میں متعلقہ حکام سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ہمارے یہ مسائل حل کئے جائیں۔

شیخ عبد الرحمان، جنرل سیکرٹری
انجمن سیکنڈ ہینڈ کلوذنگ مرچنٹس (ٹریڈ گروپ)
لنڈا بازار، لاہور

جنرل محمد ضیاء الحق کے نام

اللہ تعالے آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کو ظفرمند فتحمند کامیاب و کامران فرمائے۔ آپ نہ صرف پاکستان کے پاسبان و نگہبان و محافظ ہیں بلکہ ساری امتِ محمدیہ کے نگہبان ہیں۔ آپ کا منصب بقول خاتم النبیاء یہ ہے انتم شھداء فی الارض۔ اے مسلمانو تم ساری دنیا کے پاسبان و نگہبان ہو۔ دوسری جگہ انتم شھداء علی الارض۔ اے مسلمانو تم ساری دنیا کے انصاف پسند عادل حکمران ہو۔ قرآن حکیم پکار رہا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ط وان اللہ لمع المحسنین ۵ وہ قوم جو ہماری راہ میں زبردست تگ و دو محنت بنی نوع انسان کے لئے کرتی ہے تو لازمی طور پر ہم اس قوم کو اس کی زندگی کے منزل مقصود تک "Destination of life" پہنچا دیتے ہیں یقیناً اللہ نیک کام کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اے مجاہد محسن! آپ کا وقت انمول ہے میں زمانے کے حوادث سے کچھ علیل ہوں ورنہ میں خود صبح و شام وہ خدمت انجام دیتا جس سے اللہ کی خوشنودی و رسول کی برکت و اس کی نجات۔

میری ذاتی طور پر ساری پاکستانی قوم کی جانب نہایت ہی دردمندی کے ساتھ اپیل ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیم و عربی زبان کی تعلیم جو ذریعہ ہے قرآن حکیم کے سمجھنے و سمجھانے کا فوری طور پر آپ کی جانب سے اس کے تعلیم و تدریس کا اعلان پرائمری سکول سے لے کر یونیورسٹی سٹیج تک لازمی طور پر کیا جائے۔ ہر شعبۂ حیات میں اس کی عملداری و حکمرانی ہو۔ پاکستان کی ساری قوم خواہ وہ کسی فن سے تعلق حیات رکھتی ہو قرآن حکیم و عربی زبان کی تعلیم ہر فرد کیلئے ضروری ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ میدانِ جنگ کا بہادر اسلامی مجاہد و سرحد کا پاسبان، یا وہ لاہور، کراچی، اسلام آباد کی سڑکوں پر خاکروب ہو یا دیہی علاقوں میں ہل چلانے والا کسان۔ اسی راز کا انکشاف قائدِ اعظم محمد علی جناح مرحوم نے کیا عملی جامہ پہنایا اور مصورِ پاکستان علامہ اقبال مرحوم کی ساری تعلیم کا نچوڑ، فلاسفہ تفکیر و تدبر کا حاصل ان کی ساری شاعری کا خلاصہ صرف انکے ایک شعر میں آپ ملاحظہ فرمائیے۔ علامہ اقبال کس پرسوز درد سے فرماتے ہیں۔

گر تو میخواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

اے کرۂ ارض کے مسلمانو! اگر تم ایک غیور، بہادر، خوشحال متمدن مہذب کائنات کے مضمرات کی گہرائیوں میں پورے کرۂ ارض انسانیت کے نگہبان و پاسبان و مسلمان کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتے ہو تو یہ اس وقت تک ناممکن ہوگا جب تک تم قرآن پس پشت ڈالے رکھو گے۔ جوں ہی قرآن کی تعلیم کو اپنا شعار بنایا تم سارے جہاں کے پاسبان بن جاؤ گے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً اے کرۂ ارض کے مسلمانو! اللہ کی رسی یعنی قرآن حکیم کی تعلیم کو مضبوطی سے اپنا دستورِ حیات بنا کر پورے کرۂ ارض کے انسانیت کی خدمت کرو۔

آپ نے جو اسلام آباد میں تعلیمی کانفرنس بلائی ہے خواہ وہ ٹیکنالاجی ہو یا ادب، اجتماعی اقتصادیات ہو یا انفرادی، قومی مصلحتی ہو یا سیاسی، فوجی دفاع مقصود ہو یا داخلی خلفشار، بزم ہو یا رزم۔ غرضیکہ تمام فضاء انسانیت پر عام اور بالخصوص مسلم دنیا پر پاکستان کی سرحدوں پر قرآن حکیم کا سایہ افگنی لازمی ہے۔ یہی وہ دستورِ حیات انسانیت ہے جسے اپنا کر معراجِ انسانیت پر رسائی ہو سکتی ہے لیکن اگر عاملین قرآن حکیم یعنی مسلمان ہی اس الکتاب کے مقصود و مفہوم سے بے خبر ہوں تو دوسروں پر کیا گلہ۔ پاکستان کیا ہے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کی یعنی اس چھوٹی سی عبارت کی تفسیر قرآن حکیم ہے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ عملی و خلفاء الراشدین کا عملی دور۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کا دور اسلامی مملکت کا رقبہ لگ بھگ ایک کروڑ مربع میل تھا۔ وہ اسی قرآن حکیم کی تعلیم آئین، دستور، عدل و انصاف قانون، معاشرتی و عسکری تعلیم کا نوشتہ اندازہ تھا کہ جہاں بھی مسلم مجاہد گئے، کامران و کامگار قرآن حکیم کی تعلیم و اس کی ترویج کی نتیجہ یہ تھا اگر ایک خوبصورت حسین ترین دوشیزہ مقام صفا سے سفر کرتی اور نیشاپور تک پہنچتی تو خدا کی رحمت کے فرشتے اس کے ساتھ ہوتے تھے۔ کوئی انسان یا کسی کی جرأت نہ تھی کہ بری نگاہ سے دیکھے۔ مری دعا ہے کہ آج ہماری اسلامی مملکت پاکستان میں بھی وہی دور آجائے کہ درۂ خیبر سے ایک دوشیزہ حسین اپنے کسی مقصد سے درۂ بولان تک جائے تو راستے میں اس کے استقبال کے لئے ہزارہا فرشتے سلام ہی پیش کریں۔ مجھے امید ہے آپ کی مصمم قوتِ ارادی مومن قیادت و سیادت کے زیرِ اثر یہ سب کچھ ہو جائیگا جو کلمہ طیبہ کے چند حروف میں مضمر چلا آتا ہے جس کی تفسیر قرآن حکیم و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

میں ایک عظیم ادارہ یعنی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا تعلیم یافتہ ہوں۔ عربی زبان فارسی زبان، انگریزی زبان، اردو زبان پر نہ صرف عبور ہے اس کے حکم و اسرار کا رازداں ہوں۔ یہ مجھے اپنی نگاہ عشق رسول نے سکھایا ہے۔ پاکستان کی بنیادیں اس وقت مضبوط ہو جائیں گی جب قرآن حکیم کی تعلیم صوبائی و قومی اسمبلی کے لوگ پڑھیں گے پڑھائیں گے۔ پاکستان کی اساس قرآن کی تعلیم ہے حسرت در حسرت ہے کہ اس دستور کو سمجھنے پڑھنے والے کیا ساڑھے سات کروڑ کی آبادی میں صرف ایک دو گنے جا سکتے ہیں

آخیر سطور میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جنگ ۶۵ء میں جنرل موسیٰ کو میں نے خط لکھا جس میں عرض اتنا عرض کیا تھا کہ اپنی سارا فوج کے لئے ڈیفنس کالج بنایا جائے جس میں میری خدمات وقف قرآن حکیم ہیں بس اتنا ہی یہ لکھا تھا کہ صدر ایوب اور آپ فوج کو اتنا مستحکم بنائیے کہ ہمالیہ کی چوٹی جھک کر اسلامی مجاہدوں کو سلام کرے۔ انہوں نے میرے اس جذبہ کو دیکھ کر نہ صرف خط اطمینان بخش لکھا بلکہ ملاقات کا اظہار فرمایا۔ جنگ چھڑ گئی۔ میں سربسجود ہو گیا۔ وہ تن درمندان دستِ یزداں کے حوالے ہو گئے۔ ڈیفنس کالج بعد کو بنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں۔ ان اللہ تعالے یرفع بھذا الکلام اقواماً ویضع بہ آخرین" رواہ مسلم۔ حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اس کلام قرآن حکیم کی تعلیم و آئین و دستور بندی و ضابطہ حیات سے بہت سے لوگ اور قومیں معراجِ انسانیت

علاقہ کی عظیم دینی درسگاہ

مدرسہ عربیہ جامعہ صدیقیہ

چک 67/E.B متصل عارف والا، ضلع ساہیوال

سرپرست: حضرت مولانا عبداللہ شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال

مدرسہ عرصہ ۱۳ سال سے علاقہ میں دینی، تدریسی، اصلاحی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ مدرسہ میں حفظ و ناظرہ کا بہترین انتظام ہے۔ اس وقت علاقہ کے ۲۵۰ طلباء و طالبات قرآن مجید کی تعلیم سے بہرہ ور ہو رہے ہیں جن کی تربیت چار محنتی قابل و فاضل اساتذہ فرما رہے ہیں۔ مدرسہ میں ۲۵ مسافر طلباء مقیم ہیں جن کی رہائش و خوراک کا مدرسہ کفیل ہے۔

مدرسہ سے ملحق جامع مسجد میں مولانا عبداللہ شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال خطبہ جمعہ دیتے ہیں۔

مدرسہ کا داخلہ آخر شوال تک جاری رہے گا۔

الداعی الی الخیر مولانا محمد اسمٰعیل ذبیح، مہتمم مدرسہ ہذا

ملک سے علاقائی تعصبات - فرقہ وارانہ موقع پرست سیاست کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کرنے کے لئے اکابرین جمعیت

حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ،
مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ
سے عملی تعاون کیجئے۔

ہم حضرت مفتی محمود مدظلہ کو قوم کے ہر نازک موڑ پر صحیح رہنمائی پر خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

منجانب: چوہدری عبدالحق یونیک سوپ فیکٹری
عارف والا ضلع ساہیوال

خوبصورت، دیدہ زیب، پائیدار

سلیقہ ماڈرن

"سلائی مشین"

سبک آواز اور گارنٹی شدہ

گلا ئیمکس فین

نیز پنکھوں اور مشینوں کی تسلی بخش مرمت بھی کی جاتی ہے

پروپرائٹر
حاجی اللہ رکھا، افتخار برادرز
نخانہ بازار میاں چنوں، ضلع ملتان

پیچیدہ امراض کی معیاری علاج گاہ۔ اگر آپ کو بھی کسی موذی مرض نے پریشان کر رکھا ہے تو ہماری خدمات حاصل کریں۔ ہمارا طریقہ علاج

علاج بالدوا، علاج بالغذا ہے۔ ضرور تشریف لائیں۔

حکیم مولوی محمد یوسف رحمانی خطیب بکی مسجد دواخانہ پیام صحت لوڑے والا روڈ میاں چنوں

ہر قسم کی خوش ذائقہ، صحت بخش

مٹھائیوں کا معیاری مرکز

لذیذ اور مزیدار چائے

ساجد حلوہ مرچنٹ، تلمبہ روڈ میاں چنوں

حافظ دواخانہ اقبال نگر، جی ٹی روڈ ضلع ساہیوال

کی معیاری اور نایاب ادویات مفردات و مرکبات سے استفادہ کریں۔ نیز صحیح تشخیص تسلی بخش علاج کے لئے تشریف لاویں۔ تبخیر معدہ، دائمی قبض، دیرینہ دمہ بچوں کا سوکڑا پن، اٹھرا، ذیابیطس، دیگر زنانہ و مردانہ پوشیدہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

حکیم حافظ خوشی محمد عفی عنہ حاذق الحکیم طبی پریکٹیشنرز رجسٹرڈ بی ایس ایم۔ اقبال نگر جی ٹی روڈ

اپنے فارغ وقت میں ترجمان اسلام کا مطالعہ کیجئے